مہکتے پھول
نعتِ رسول
روشن بستوی
ناشر: محمد انور حسین عرف پٹو سیٹھ
مقام شیوہروا پوسٹ بھدوکھر بازار ضلع سدھارتھ نگر یوپی

مہکتے پھول نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نتیجۂ فکر:

روشن بستوی

مقام و پوسٹ بھدوکھر بازار

ضلع سدھارتھ نگر یوپی

پن کوڈ۔ ۲۷۲۱۹۲

ناشر:

محمد انور حسین عرف پٹو سیٹھ

مقام شوہروا، پوسٹ بھدوکھر بازار، ضلع سدھارتھ نگر

یوپی پن کوڈ نمبر ۲۷۲۱۹۲

☆ نام کتاب : مہکتے پھول نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
☆ شاعر : روشن بستوی
☆ ترتیب وتہذیب: حضرت مولانا جمال احمد خان رضوی
استاذ و مدیر فیض الرسول براؤں شریف
☆ حسب فرمائش :
☆ صفحات :
☆ سائز :
☆ کمپیوٹر کمپوزنگ :
☆ قیمت :
☆ سن اشاعت :
☆ تعداد :

ملنے کے پتے

کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
رضوی کتاب گھر ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی، بھیونڈی
نوریہ بکڈپو براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی ۲۷۲۱۵۳
مکتبہ قادریہ بڑھنی روڈ، اٹوابازار، سدھارتھ نگر
کتب خانہ قادریہ بڑھنی روڈ، اٹوابازار، سدھارتھ نگر
اشرفی کتاب گھر بسکوہر روڈ، اٹوابازار، سدھارتھ نگر
پٹوسیٹھ ایم آئی ڈی سی اندھیری، ممبئی
روشن بستوی مقام وپوسٹ بھدوکھر بازار، ضلع سدھارتھ نگر یوپی

۷۸۶/۹۲

اظہار خیال بیکل اتساہی

نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم

نعت شریف شاعری کی وہ مقدس صنف ہے جس پر قلم کار کو قلم اٹھاتے ہوئے احتیاط لازمی ہے۔ اعلحضرت فاضل بریلوی نے کہا ہے کہ نعت لکھنا تلوار کی دھار پہ چلنے کے مصداق ہے۔ ذرا سی لغزش ہوئی تو ایمان وعقیدت دونوں ضائع ہو جائیں گے۔

نعت شریف کے لئے کوئی مقررہ بہر ہے ہی نہیں۔ اکثر شعراء نے غزل کی ہیئت میں نعتیں لکھیں ہیں۔ بہتوں نے مثلث، مخدس، مخمس میں طبع آزمائی کی ہے۔ نعت دینا کی ہر زبان میں لکھی گئی ہے۔ چاہے لوک بھاشا ہو یا کوئی ترقی یافتہ زبان۔ زیر نظر **مہکتے پھول نعت رسول** مجموعہ جناب روشن بستوی صاحب کا ہے۔ ۴۲/۴۰ سال سے جناب روشن بستوی کا مشق سخن جاری ہے۔ انکی نعتیں زیادہ تر ریڈیو سے نشر (براڈکاسٹ) ہوئیں ہیں۔ عوام وخواص انکے انداز شاعری سے متاثر ہوئے ہیں۔

خدا کا شکر ہے یہ شروع ہی سے میری وابستگی میں ہمسفر رہے ہیں۔ یہ اپنی طبیعت سے بڑے سادہ اور شگفتہ انسان ہیں۔ خلوص ومحبت انکا وطیرہ ہے۔ اس لئے ان کے کلام میں تاثیر ہے۔ مجموعے میں مشمولات نہایت ہی احتیاط واحترام کا مظاہرہ نظر آتا ہے۔ کلام میں سادگی پرکاری اور پختگی ہے۔ جگہ جگہ عشق رسول کی بھرپور چاشنی ہے۔

میری دعا اور نیک خواہشات انکے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالٰی اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والتسلیم کے صدقے میں ان کے کلام کو مقبولیت بخشے۔ آمین

فقیر بیکل اتساهی

۱۸/ جمادی الآخر ۱۴۲۶ھ

مطابق ۲۵ جولائی ۲۰۰۵ء

۷۸۶/۹۲

مختصر تعارف

محمد روشن علی ابن نعمت اللہ تخلص روشن بستوی، موضع بھدوکھر ضلع بستی (سدھارتھ نگر) صوبہ اتر پردیش، ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء ایک معتبر گھرانے میں پیدائش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گاؤں کے مکتب میں ہوئی بعدہٗ گاؤں ہی سے متصل مدرسہ مخزن العلوم بھاؤپور مولوی تک کی تعلیم حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب صدیقی مدظلہ کے پاس ہوئی۔ چند ماہ کیلئے خطیب البراہین حضرت مولانا صوفی نظام الدین صاحب برکاتی مدظلہ جو اُن دنوں پچپڑوا فضل رحمانیہ میں درس وتدریس کی خدمت انجام دے رہے تھے۔ کی بارگاہ میں زانوے تلمذتہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ پھر ۱۹۶۴ء میں اپنی پھوپھی جو زیارت حرمین طیبین کیلئے جارہی تھیں الوداعیہ کہنے کے لئے پھوپھی کے ہمراہ بمبئی چلا گیا۔ وہاں ۲ سال تک رہ گیا۔ جس سے تعلیمی سلسلہ منقطع ہوگیا۔ پھر وطن واپس آکر موضع بڑہرا کے مکتب میں ۱۹۶۹ء سے تدریسی خدمات پر مامور ہوگیا۔ وہاں طویل عرصہ تک تبلیغ واشاعت دین میں مصروف رہا۔ ۱۹۷۱ء میں سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ ایسا ماحول جہاں اخبار ورسائل اور جرائد کی ابلاغ وترسیل نہایت اہم مسئلہ تھا۔ نیز گاؤں وقرب جوار میں جہالت کا مہیب سایہ جلوہ فگن تھا۔ شعروسخن میں دلچسپی نیز اس سنگلاخ وادی کا سفر کتنا اہم تھا۔ وااہل بصیرت پر مخفی نہیں۔ پھر بھی علماء و احباب کی حوصلہ افزائی سے ☆ حالات مناظرہ ☆ کلام روشن ☆ گل کدۂ روشن ☆ پیام روشن جیسی کتابیں منظر عام ہوئیں۔ جن کی اصلاح حضرت بیکل اتساہی، حضرت علامہ نسیم بستوی علیہ الرحمہ، حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب صدیقی نے فرمائی۔ بحمدہٖ تعالیٰ ہندوستان کے چند مشاہیر اکابرو بزرگان دین کی صحبت بھی میسر ہوئی۔

بفضل رب کریم میرا نعتیہ وغیر نعتیہ کلام رسالہ، جرائد اور اخبار والوں نے شائع کیا اور ہندوستان کے زیادہ تر ریڈیو اسٹیشن اور دوردرشن سے بھی نشر ہوئے۔ عزت مآب عالی جناب محمد عثمان عارف صاحب (گورنر اترپردیش) نے راج بھون لکھنؤ میں بلاکر سراہا و نوازا۔ قدردانوں کی فہرست طویل ہے مگر ابتدائی زمانے کے چند اسمائے گرامی یوں ہیں۔ حضرت مولانا طفیل احمد علیہ الرحمہ۔ جناب غلام پنجتن خان ایڈوکیٹ ہائی کورٹ ممبئی، برادر طریقت جناب عبدالقادر صاحب منشی جی، مرحوم ماسٹر محرم علی صاحب وغیرہم

اللہ رب العزت سے دعاء ہے کہ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ طفیل نئی کاوش نعتیہ کلام کا مجموعہ مہکتے پھول ونعت رسول کو بھی شرف قبولیت بخشے (آمین)

آپکا خادم: روشن بستوی

بفیض روحانی

پیر طریقت شہزادۂ اعلحضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان۔

اللہ رب العزت آپ کی تربت پر تا قیامت رحمت وانوار کے پھول برسائے۔

جنکی روحانی توجہات کے سہارے میں فکر وسخن ونعت گوئی کے لائق بن سکا۔

خاک پائے حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ

روشن بستوی

شکر گذار

ہم ان کرم فرما حضرات کے شکر گذار ہیں جنھوں نے مجھے حوصلہ بخشا اور شرعی وفنی ڈگر پر چلنے کا ڈھنگ بتایا۔

☆ پدم شری حسان الہند حضرت بیکل اتساہی بلرامپوری (سابق ایم۔ پی)

☆ حضرت علامہ مفتی محمد اسلم بستوی صاحب قبلہ جامعہ انوار القرآن بلرامپور

☆ ادیب شہیر حضرت علامہ نسیم بستوی علیہ الرحمہ

☆ حضرت علامہ عزیز الرحمٰن صاحب قبلہ صدیقی، بھاؤپوری، اٹوا

☆ حضرت علامہ طفیل احمد صاحب علیہ الرحمہ، بھدوکھر

☆ حضرت سالکؔ گورکھپوری صاحب

روشن بستوی

انتساب

اس نعتیہ مجموعۂ کلام کو اپنی والدہ مرحومہ کے نام منسوب کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ جن کی دعاؤں کی برکت سے میں دنیا میں روشن رہا۔ اور خدا کرے آخرت میں بھی عاشقِ رسول کے نام سے روشن رہوں۔ رب کریم والدۂ مرحومہ کی قبر پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور پیارے نبی کے طفیل انھیں جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ (آمین)

روشن بستوی

خ

فہرست

حمد رب جلیل

خداوند دوعالم لائق مدح وثنا تو ہے
غریب ومفلس و لاچار کا حاجت روا تو ہے

عیاں ہے تجھ پہ خلاق جہاں کونین کی ہر شی
تو ہر شی پر ہے قادر اور سب کا منتہیٰ تو ہے

رسائی عقل کی تجھ تک ہماری غیر ممکن ہے
خدائی ہے تیری محتاج اور سب کا خدا تو ہے

میں ہوں مجرم میرے کردار بد ہیں اے میرے مولا
عطا ہو بھیک رحمت کی ہمارا آسرا تو ہے

میرے معبود روشن کی خطائیں محو فرمادے
کرم سے ڈھانپ دے اپنے کہ ستار خطا تو ہے

☆☆☆

صرف ان کی رسائی ہے

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف انکی رسائی ہے — گر انکی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہمکو — اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے — وہ آگ بجھا دیگی جو آگ لگائی ہے

مجرم کو نہ شرماؤ احباب کفن ڈھک دو — منھ دیکھ کے کیا ہوگا پردے میں بھلائی ہے

مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ — صرف انکی رسائی ہے صرف انکی رسائی ہے

از: اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی (رضی اللہ عنہ)

دوعالم کے مختار شمعِ ہدیٰ ہو — امام رسل مظہر کبریا ہو

تمہیں ابتداء ہو تمہیں انتہا ہو — خدائی کی زینت تمہیں با خدا ہو

دوعالم کی تم ہی حیات وبقا ہو — تمھیں بزم امکاں میں بعداز خداہو

جومحتاج وبیکس کو سلطاں بنادے — رضا اس کی کیوں نہ رضائے خداہو

دعا ہے الٰہی قیامت کے دن بھی — میسر مجھے دامنِ مصطفیٰ ہو

ادا ہو وہیں سجدہَ شوق اپنا — جہاں نقش پائے شہِ انبیاء ہو

بچا لو بچا لو خدا را بچا لو — سفینے کے میرے تمہیں نا خدا ہو

دکھا دو شہا منزل حق کا رستہ — تمھیں دین کے ہادی رہنما ہو

نہ کیوں میری آنکھوں سے پھوٹے تجلی — جو پیشِ نظر نقش پا آپکا ہو

گھراہے گناہوں کے طوفاں میں روشن — نگاہِ کرم اس پہ شاہ ہدیٰ ہو

عظمتِ مصطفےٰ

کس زباں سے کروں مدحتِ مصطفےٰ
عقل سمجھے گی کیا عظمتِ مصطفےٰ

شرق تا غرب اسکے لئے ایک ہے
جس بشر کو ملی قربتِ مصطفےٰ

دشمن دین کے سرنگوں ہو گئے
دوستی دے گئی الفت مصطفےٰ

ساری خلقت پہ وہ حکمرانی کرے
جس گدا کو ملے صحبتِ مصطفےٰ

رحمتِ ونور کی بارشیں ہیں وہاں
اللہ اللہ رے تربتِ مصطفےٰ

ہم بھی دیکھیں گے اک روز کوئے نبی
رنگ لائے گی جب نسبتِ مصطفےٰ

اب نہیں تاب فرقت کرم ہو کرم
اک نظر بہر حق رحمتِ مصطفےٰ

میرا فن نعت گوئی سے روشن رہے
میرا کردار ہو سنتِ مصطفےٰ

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو رام پور)

رحمت داور

محروم رنگ وبو ہے گل تر ترے بغیر
آئے نہ راس صبح کا منظر ترے بغیر

صحن چمن میں جشن بہاراں کا رنگ ونور
بے کیف سا ہے رحمت داور ترے بغیر

چشم فلک نے دیکھا نہ دیکھے گا حشر تک
روئے زمیں پہ کوئی پیمبر ترے بغیر

کوئی نہ آسرا نہ سہارا ہے چارسو
ہم عاصیوں کو شافع محشر ترے بغیر

صدیق وعمر وغنی وعلی سبھی
ہوتے کہاں یہ دین کے رہبر ترے بغیر

فریاد تشنہ لب کی سنے کون حشر میں
سب مررہے ہیں ساقئی کوثر تیرے بغیر

روشن ہے بیکل آپکا اور مدح خواں حضور
عزت کہاں نصیب ہے سرور ترے بغیر

(شکریہ آکاش وانی رام پور)

میرے مسیح

بہت عظیم شان ہے حبیب کردگار کی
مثال ہی نہیں کوئی خدا کے شاہکار کی

بروز حشر بس یہی رہے گی ہر طرف صدا
شفیع حشر لیجئے خبر گناہ گار کی

نگاہ لطف ہو ادھر مرے مسیح لو خبر
ہے کشمکش میں زندگی تمھارے جاں نثار کی

نگاہیں مسکرا اٹھیں دلوں کو زندگی ملی
نظر نے دیکھ لی جھلک جو محترم دیار کی

بوقت نزع ساقیا بس ایک جام ہو عطا
یہ التجائے آخری ہے تیرے بادہ خوار کی

نگاہیں اٹھ گئیں جدھر تو قبلہ ہو گیا ادھر
جو کم نظر ہیں دیکھ لیں یہ شان اختیار کی

نبی کی نعت کی لگن ہے روشن غریب کو
اسی میں عمر ہو بسر الٰہی خاکسار کی

موجِ نسیم

کیوں کر بیاں ہو ہم سے کہ مدحت عظیم ہے
مداح جبکہ آپ کا رب کریم ہے

سن کر نبی کا نام پڑھو گے اگر درود
حصے میں اپنے جان لو لطفِ عمیم ہے

ظالم یزید نار جہنم میں جا گرا
میرا امام رونقِ باغ نعیم ہے

انسانیت کا درس جو دنیا کو دے گئے
راضی عمل سے انکے خدائے رحیم ہے

عشاق مصطفیٰ کے لئے ہے بہار خلد
کفار کے لئے تو عذاب الیم ہے

روشن مرے دماغ کو دیتی ہے تازگی
طیبہ سے ہو کے آئی جو موجِ نسیم ہے

اختیارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جو حکم ہوگیا ہے شہ ذی وقار کا ۞ قانون بن گیا وہی لیل و نہار کا

شمس و قمر ہیں انکے اشارے کے منتظر ۞ اندازہ کیا لگائے کوئی اختیار کا

پروانہ وار آتے ہیں افلاک سے ملک ۞ کتنا ہے احترام نبی کے مزار کا

مجرم ہوں اپنے دامن رحمت میں دو پناہ ۞ یا مصطفٰے ہے ڈر مجھے روزِ شمار کا

اک عمر سے ہے غم تیرے ہجر و فراق کا ۞ روشنؔ کو اب تو ضبط نہیں انتظار کا

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

آؤ کریں سرکار کی باتیں
یعنی شہِ ابرار کی باتیں

سارے جہاں میں سب سے پیاری
پیارے نبی کے پیار کی باتیں

عشق کے مارے ہی سمجھیں گے
جذبۂ یار غار کی باتیں

پہلے نبی کے پیرو بنئے
کیجئے پھر ایثار کی باتیں

دل میں ہے ایماں سے بغاوت
لب پہ حسیں کردار کی باتیں

بغض حسد نفرت کو بھلا دیں
آؤ کریں کچھ پیار کی باتیں

کیجئے خلوص دل سے روشن
انکے رخِ ضو بار کی باتیں

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو گورکھپور)

مثل ممکن نہیں شاہ دیں کی طرح ☆ کون ہے سید المرسلیں کی طرح

انکے تلوے پہ قرباں ہیں شمس وقمر ☆ چاند ہو کیا بھلا اس جبیں کی طرح

یوں تو دنیا میں لاکھوں ہوئے تاجور ☆ پر کہاں آپکے جانشیں کی طرح

آئے جبریل ارض وسماء ڈھونڈ کر ☆ بولے دیکھا نہیں اس حسیں کی طرح

انکا رتبہ سمجھ پائے کیا کوئی جب ☆ انکا روضہ ہے عرش بریں کی طرح

اہل بیت نبی کی بڑی شان ہے ☆ جن کے خادم ہیں روح الامیں کی طرح

عاشقان نبی کی نگاہوں میں ہے ☆ ہر گلی انکی خلد بریں کی طرح

سارا قرآن ہے تذکرہ آپکا ☆ نام روشن ہے نورِ مبیں کی طرح

(آکاش وانی شولاپور)

حاصل بہار

بات خوشگوار ہوگئی
روح نغمہ بار ہوگئی

آمد نبی سے کائنات
رشک صد بہار ہوگئی

اللہ اللہ یاد مصطفٰے
میری غمگسار ہوگئی

ماہ ہاشمی کے حسن پر
چاندنی نثار ہوگئی

انکے در سے جب چلی صبا
حاصل بہار ہوگئی

مصطفٰے سے بھاگا بوجہل
عقل بھی فرار ہوگئی

زیست کو ثبات مل گیا
ان پہ جب نثار ہوگئی

روشن انکی نعت کے طفیل
زیست باوقار ہوگئی

(آکاش وانی صورت گڈھ)

حبِ احمد کا دیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر گھڑی ذکر صلی علیٰ کیجئے　　حق غلامی کا کچھ تو ادا کیجئے

نور ایماں سے دل پُر ضیاء کیجئے　　ذکر اللہ ہر دم کیا کیجئے

اپنے پیاروں کا صدقہ عطا کیجئے　　میرے بیمار دل کی دوا کیجئے

پیروی انکی ہے حاصل زندگی　　انکے نقش قدم پر چلا کیجئے

دل میں یاد نبی لب پہ حمد خدا　　یوں عبادت کی لذت لیا کیجئے

اہل حق جس پہ چل کر ہوئے کامراں　　بس اسی راستے پر چلا کیجئے

یا نبی دشمنوں کے ہیں گھیرے میں ہم　　قید رنج والم سے رہا کیجئے

آپکے دَر کے سائل ہیں دونوں جہاں　　ہم فقیروں کو بھی کچھ عطا کیجئے

دل کی دنیا چمک جائیگی سر بسر　　حب احمد کا روشن دیا کیجئے

ہے تقاضا محبت کا روشن سدا　　ذکر نور الہدیٰ کا کیا کیجئے

میر حق نما

یہ اسی خدا کی دین ہے — اور مصطفیٰ کی دین ہے
نام مدح خواں میں لکھ گیا — شاہ دوسرا کی دین ہے
قادری غلام میں ہوا — غوث کی عطا کی دین ہے
روح زندگی سنور گئی — نور پر ضیاء کی دین ہے
دین حق سے کتنے پھر گئے — نجد کی وبا کی دین ہے
ہم جو آج ذی شعور ہیں — میر حق نما کی دین ہے
نعت گوئی آگئی ہمیں — آپ کی سخا کی دین ہے
آبروئے روشنِ حزیں — مصطفیٰ رضا کی دین ہے

فرشِ راہ

نظر کردیں تو اک ذرہ بھی رشک ماہ بن جائے
وہ جس دل میں مکیں ہو جائیں جلوہ گاہ بن جائے

غلامی مصطفٰے کی بادشاہی سے بھی افضل ہے
وہ جس مفلس کو اپنا لیں وہ شاہنشاہ بن جائے

طریق مصطفٰے کو گر بنا لے راہبر اپنا
تیرے رستے کا ہر روڑہ ترا ہمراہ بن جائے

فلک کو رشک ہو اس فرش والے کی بلندی پر
اگر ان کی طلب میں کوئی فرش راہ بن جائے

ادب ہی راستہ ہے جنت الفردوس کا روشن
ہوا گستاخ جو ممکن ہے وہ گمراہ بن جائے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یادِ مدینہ

سرشار ہوگا وہ مئے عرفان کے جام سے
الفت جسے ہے سرورِ عالی مقام سے

جنت میں عاشقانِ رسول کریم کو
لے جائیں گے فرشتے بڑے اہتمام سے

لب پر درود دل میں محبت نظر میں شوق
یاد مدینہ کیجئے اس اہتمام سے

واللہ کیا تھی سیرت اصحاب مصطفےٰ
تھا کیسا ان کو عشق رسول انام

ایمان والے ذکر نبی سے ہیں شادشاد
بے دین کو جلن ہے درود وسلام سے

ہونگے شریک بزم فرشتے بھی لا کلام
محفل اگر سجا لیں درود وسلام سے

سب تشنہ لب پکاریں گے محشر میں آپکو
آقا ہمیں نوازیں گے کوثر کے جام سے

ذرے بھی کہکشاں کی طرح جگمگا اٹھے
گذرے ہیں مصطفےٰ میرے جس جس مقام سے

کوئے نبی ہے زائرو پلکوں کے بل چلو
آتے ہیں یاں فرشتے بڑے احترام سے

فرمائیں کاش آقا فرشتوں سے قبر میں
روشن مرا ہے پوچھتے ہو کیا غلام سے

(آل انڈیا ریڈیو پٹنہ سے)

قطعات

مدحت مصطفٰے عنوانِ سخن ہو میرا
نعت گوئی سے معطر یہ چمن ہو میرا
کاش روشن میری بر آئیں مرادیں دل کی
خاک طیبہ کا چڑھے تن پہ کفن ہو میرا

☆☆☆

ہو کرم مجھ پہ بھی سرکار رسولِ عربی
میں بھی ہوں طالب دیدار رسولِ عربی
ہر مسلمان کو توفیق الٰہی دیدے
دیکھیں سب جاکے وہ دربار رسول عربی

☆☆☆

نبی کی الفت ہے جان وایماں نبی کی تعریف وردِلب ہے
نجات کا راستہ یہی ہے اسی میں روشن رضائے رب ہے
ہم اہل حق کا ہے یہ وظیفہ نبی پہ اپنے درود پڑھنا
انھیں کی عظمت کے گیت گانا مسرت روح کا سبب ہے

نور حق کی آمد

ذکر سرور عالم جس بشر کو پیارا ہے
بس اسی کی قسمت کا اوج پر ستارا ہے

سن لو اے جہاں والو حکم حق تعالیٰ ہے
جو غلام احمد ہے بس وہی ہمارا ہے

منکر شہ دیں کو حشر میں ہے مایوسی
صرف اہل ایماں کو آپکا سہارا ہے

شاہ بحروبر ہو تم مالک دوعالم ہو
یہ زمیں تمہاری ہے آسماں تمھارا ہے

جھانکتی ہیں حوریں بھی خلد سے مدینے کو
کیونکہ رب نے طیبہ کو نور سے سنوارا ہے

جائے نار دوزخ میں انکا چاہنے والا
رحمت الٰہی کو یہ نہیں گوارا ہے

نور حق کی آمد سے ہوگیا جہاں روشن
ہر نظر پکار اٹھی کیا حسیں نظارہ ہے

(آل انڈیا ریڈیو پٹنہ)

حاصل زندگی

مرے رسول کو اپنا سا آدمی نہ کہو　　جو ہو خلاف ادب بات بس وہی نہ کہو

کلید کون و مکاں ہے نبی کے ہاتھوں میں　　بقدر ضرف ملے تو اسے کمی نہ کہو

بغیر حب نبی گرچہ لاکھ سجدے ہوں　　عبث ہے لغو ہے اسکو تو بندگی نہ کہو

غم حضور کو کہیئے حیات کا حاصل　　نہیں ہے عشق نبی جس میں زندگی نہ کہو

جو درس دیتا ہو تعظیم مصطفےٰ کے خلاف　　عدوئے حق و صداقت ہے مولوی نہ کہو

ہماری زیست کا مرکز ہے نقش پائے رسول　　یہ اعتراف حقیقت ہے شاعری نہ کہو

خلوص جسکو ملا ہے وہ صاحب دولت　　نہیں ہے جسمیں یہ روشن اسے غنی نہ کہو

دربار مصطفیٰ

جس سرزمیں پہ جہل تھی انکے ظہور تک
اب درسگاہ علم ہے یوم النشور تک

بوبکر انکو مان کر سرتاج بن گئے
بوجہل رہ گیا مگر اپنے غرور تک

دربار مصطفیٰ میں گداؤں کی بھیڑ ہے
ہر ایک لیکے جاتا ہے نزدیک و دور تک

پاکیزگی سے دور ہو جس شخص کا ضمیر
ہوگی رسائی کب بھلا اس پاک نور تک

گروہ کرم کریں تو مدینہ قریب ہے
اے کاش ہو رسائی ہماری حضور تک

روشن بھی نعت گوئی کے فن میں عزیز ہے
ان کا کرم ہے پہونچا جو فکر و شعور تک

اک نظر جانب جاں بلب کیجئے

وصف محبوب رب روز وشب کیجئے
ذکر شاہ رسل با ادب کیجئے

دل کی آواز سنتے ہیں میرے نبی
زور سے کیجئے یا زیرلب کیجئے

اے کریم اے طبیب اے مسیحا میرے
اک نظر جانب جاں بلب کیجئے

ہم غریبوں پہ رکھئے نگاہ کرم
درد و غم کو نشاط و طرب کیجئے

وہ ہیں مختار کل وہ ہیں فخر رسل
مقصد دل انھیں سے طلب کیجئے

نام میرا غلاموں میں لکھ لیجئے
بس کرم اتنا محبوب رب کیجئے

روز محشر کی گرمی کڑی دھوپ میں
سایہ رحمت کا شاہ عرب کیجئے

باغ طیبہ میں روشن بھی ہو مدح خواں
اس کے حق میں دعا آپ سب کیجئے

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو گورکھپور ۱۹۸۳ء)

نگاہ کرم

تمنا ہے یارب مدینہ کو جائیں
جبیں اپنی چوکھٹ پہ انکی جھکائیں

بدلتی ہے تقدیر سبکی وہاں پر
چلیں ہم بھی اپنا مقدر بنائیں

سوالی کوئی در سے خالی نہ لوٹا
دوعالم پہ ہیں مصطفٰے کی عطائیں

خدا انکو دیتا ہے وہ بانٹتے ہیں
جسے چاہیں ادنیٰ سے اعلیٰ بنائیں

دوپارہ کریں چاند اللہ اکبر
اشارے سے سورج کو واپس بلائیں

یہ صدقہ ہے نور حبیب خدا کا
فلک پر مہ وکہکشاں جگمگائیں

گدا وتونگر بھکاری ہیں روشن
برستی ہے سب پر کرم کی گھٹائیں

بے مثال جمال

بے مثل ہے جمال ضیا بار آپکا　　نور احد کا آئینہ رخسار آپکا

روح الامیں بھی آپ کے در کے غلام ہیں　　کیا مرتبہ بلند ہے سرکار آپکا

وہ کامیاب ہوگیا دونوں جہان میں　　اپنا لیا ہے جس نے بھی کردار آپکا

نازاں نہ کیوں ہوں اسکی غلامی پہ کج کلاہ　　ہے جو غلام سید ابرار آپکا

وقت نزع ہو پیش نظر روضہء رسولؐ　　دل میں ہے آرزو لئے بیمار آپکا

شاہ وگدا کی بھیڑ ہے پھیلی ہیں جھولیاں　　ہے آسرا ہر ایک کو سرکار آپکا

روشن نہ کیوں ہو اسکے مقدر کا آفتاب　　جسکو نصیب ہوگیا دیدار آپکا

محسن انس وجاں

مصطفٰے آپ ہیں مرتضٰی آپ ہیں
جان رحمت حبیب خدا آپ ہیں
پیکر فیض ولطف وعطا آپ ہیں
یعنی دریائے جودوسخا آپ ہیں

محسن انس وجاں حامئی بیکساں
ساری مخلوق کے آسرا آپ ہیں
کوئی سمجھے گا کیا آپکا مرتبہ
افضل الخلق خیرالوریٰ آپ ہیں

آرزوئے خلیل ونوید مسیح
حاصل کن فکاں مصطفٰے آپ ہیں
جسکی خدمت پہ نازاں ہیں روح الامیں
وہ شہنشاہ شاہ وگدا آپ ہیں

آپ کے دم سے روشن ہیں دونوں جہاں
نور ہی نور شمع ھدیٰ آپ ہیں

قسام جنت

سنتے ہیں کہ طیبہ کا دربار ہے شاہانہ
اے ماہ عرب ہم بھی دیکھیں ترا کاشانہ

تم حسن مجلی ہو تم جان تمنا ہو
تم پر میری جاں صدقے یہ دل ترا نذرانہ

سرکار کی عادت ہے بے مانگے عطا کرنا
ہیں مالک کل لیکن انداز غریبانہ

ارمان ہے تاروں کا تقدیر ہے ذروں کی
سرکار کے قدموں سے باشوق لپٹ جانا

جھرمٹ میں صحابہ کے یوں نور مجسم ہے
جس طرح مہ کامل تاروں کا ضیا خانہ

ایمان میں کامل ہے حق دار ہے جنت کا
دل سے جو ہوا رب کے محبوب کا دیوانہ

مدحت میں تری آقا الفاظ میں کیا لاؤں
مخلوق میں تو افضل میں علم سے بیگانہ

قسام ازل میری ہستی کو بھی روشن کر
لکھ دے مری قسمت میں سرکار کا دیوانہ

چارہ گر

کروں مدح کس زباں سے میں رسول بحرو بر کی
نہ خرد کی ہے رسائی نہ مجال بال و پر کی

بہ عطائے رب اکبر ہیں طبیب قلب مضطر
کہ نظیر و مثل کوئی نہیں میرے چارہ گر کی

جہاں جبرائیل آتے سر بندگی جھکاتے
وہ مقام مصطفٰے ہے یہ ہے شان انکے گھر کی

وہ ہیں دو جہاں کے والی ہیں انھیں کے سب سوالی
نہیں جاتا کوئی خالی یہ عطا ہے انکے در کی

وہ شبیہ پاک دیدو کرورحم اے فرشتو
جسے دیکھنے کی خواہش ہے ہماری عمر بھر کی

یہی آرزو ہے میری کہ ترا دو میری کشتی
نہ سوال تاج شاہی نہ طلب ہے مال و زر کی

وہ جو چاہیں کردیں روشن مری زندگی کا آنگن
کہ انھیں کے رنگ وروغن سے ہے آبرو سحر کی

(شکریہ آل انڈیا ریڈیو گورکھپور)

عشق محبوب

حشر کے روز بھلا کون ہمارا ہوتا
آپکا اے شہ دیں گر نہ سہارا ہوتا

کیوں جہنم میں گنہگار جلائے جاتے
عشق محبوب اگر دل میں بسایا ہوتا

ہاں کسی کو تو ملا ہوتا نبی سے بڑھ کر
خالق کون ومکاں نے جو بنایا ہوتا

کون دوزخ کی بلاؤں سے رہائی پاتا
گر نہ رحمت نے تری ہمکو بچایا ہوتا

مدتوں سے ہے یہی اپنی تمنا روشنؔ
کاش دربار میں آقا نے بلایا ہوتا

خلد میں گھر

انکی محفل سجا لیجئے رحمتوں میں نہا لیجئے
حکم پہ انکے کرکے عمل خلد میں گھر بنا لیجئے

روز وشب اپنے رب سے ڈرے سیرت مصطفیٰ پر چلے
دیکھ کر رشک دنیا کرے ایسی عادت بنا لیجئے

بڑھ گئے حد سے رنج وعلم اب نہیں ضبط جور وستم
آپ پر ناز کرتے ہیں ہم ہمکو در پر بلا لیجئے

ہوگی محشر کے دن یہ صدا المدد یا شفیع الوریٰ
آپ ہی کا ہے بس آسرا میرے آقا بچا لیجئے

مال وزر کام آئیں گے کب ایک دن چھوٹ جائیں گے سب
ایسی دنیا سے کیا فائدہ لَو خدا سے لگا لیجئے

لب پہ جب آئے آقا کا نام پڑھئے دل سے درود وسلام
مان کر انکا روشن پیام اپنی قسمت بنا لیجئے

عالی شان مرتبہ

رب کے مہمان آپ ہیں سب کے میزبان آپ ہیں

وصف کیا بیاں ہو آپ کا رحمت جہان آپ ہیں

بخش دو شعور زندگی ہم سبھوں کی آن آپ ہیں

غیر بھی ہوئے ہیں معترف اس قدر مہان آپ ہیں

نازش بہار رنگ ونور گل کدوں کی جان آپ ہیں

خم ہے در پہ عرش کی جبیں ایسے عالی شان آپ ہیں

نقش پا ہے مشعل حیات مرکز امان آپ ہیں

روشن یہ زمیں کی ہے صدا فخر آسمان آپ ہیں

(آکاش وانی گورکھپور)

جانِ رحمت کی گفتار

لاکھ روکا مخالف نے تلوار سے
دین اسلام بڑھتا رہا پیار سے

کون اپنا بنا تیر و تلوار سے
دین پھیلا ہے اخلاق سے پیار سے

دشمنوں نے بھی قدموں میں سر رکھ دیا
مصطفےٰ جانِ رحمت کی گفتار سے

آپکی رحمتوں کا ہے اک آسرا
پیار ہے آپ ہی کو گنہگار سے

باغ طیبہ سے ہے دل کو ایسی لگن
پھول تو پھول ہیں پیار ہے خار سے

خلد مشتاق ہے اس بشر کے لئے
ہے محبت جسے ذکر سرکار سے

مل گئیں نوع انسان کو عظمتیں
دہر میں اسوۂ شاہ ابرار سے

ہم کو دشوار ہے پر انھیں سہل ہے
جب بھی چاہیں نوازیں وہ دیدار سے

نجم و خورشید و مہتاب روشن ہوئے
آپ کی بارگاہ ضیا بار ہے

☆☆☆

فریاد بحضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں
مشکل میں ہیں اب شیدائی جائیں کہاں

پچھوا کے جھونکے گم سم ہیں موسم کے دامن میں بھی
رہنے نہ دیگی یہ پروائی جائیں کہاں
کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں

آج نشیمن اجڑ رہا ہے خود اپنوں کے ہاتھوں سے
جگ میں آکر یہ رسوائی جائیں کہاں
کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں

ہر پل اک سنسان سماں ہے ہر لمحہ سناٹا ہے
مار نہ ڈالے یہ تنہائی جائیں کہاں
کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں

امن وسکوں پہ پہرہ سا ہے تاریکی کے گھیروں کا
سونی ہے من کی انگنائی جائیں
کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں

سہمے ہوئے ہیں آنکھ کے آنسو آہ بھی لب پہ لا نہ سکوں
ظلم نے لی ایسی انگڑائی جائیں کہاں
کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں

صبح کا منظر دھندلا دھندلا شام پہ چھائی اداسی ہے
کردو خدا را جلوہ نمائی، جائیں کہاں
کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں

مجرم ہوں تسلیم ہے آقا پر ناداں ہوں نادم ہوں
عفوئے خطا ہو دیدو رہائی، جائیں کہاں
کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں

روشن کو دردر نہ پھراؤ اپنے نواسوں کا صدقہ
دیدو نوری در کی گدائی، جائیں کہاں
کملی والے تیری دوہائی جائیں کہاں

چمک ہے انکی ہر ڈگر

مٹیں گے رنج و غم ترے مرے نبی کا ذکر کر
بسے ہیں جس کے دل میں وہ نہیں پھرے گا در بدر

زمانہ مدح خوان ہے بڑی نرالی شان ہے
انھیں سے جگ امان ہے مگن ہے آج ہر بشر

زہے نصیب وہ جسے غلام کرلیں منتخب
اسے نہ ڈر عذاب کا نہ خوف راہ پر خطر

یہ زندگی ابال ہے عجب سکتہ حال ہے
بس آپ سے سوال ہے نہیں ہے کوئی چارہ گر

کہیں بھی رہتے مصطفیٰ انھیں کا سب جہان تھا
کرم تو انکا دیکھئے ہوئے وہ ہم میں جلوہ گر

ہر ایک شئے پہ اختیار ہر ایک قلب میں وقار
ہیں تحت حکم آپکے زمیں فلک شجر حجر

خدا کرے وہ دن نصیب کہ دیکھیں روضۂ حبیب
کریں سلام عرض ہم بشوق وذوق چشم تر

طلب نہ مال وزر کی ہے ہوس نہ تاج سر کی ہے
رہے الٰہی ورد لب نبی کی نعت عمر بھر

ہے روشن کل جہاں مرے نبی کے نور سے
جھلک ہے انکی چار سو چمک ہے انکی ہر ڈگر

بے نمازی سے دور رحمت الٰہی

نہ کیوں بیزار ہو مولیٰ کی رحمت بے نمازی سے
کہ صادر ہوتی ہے مذموم حرکت بے نمازی سے

بھلا کس طرح اسکا نامۂ اعمال روشن ہو
کہ ہو پاتی نہیں کوئی عبادت بے نمازی سے

فرشتوں اور رب کے نیک بندوں سے نہیں ممکن
رہے قائم خوشی اور ہو محبت بے نمازی سے

نماز وہ شئے ہے جو ہر بے حیائی سے بچاتی ہے
بہت ہی دور ہے شرم وندامت بے نمازی سے

نماز ایسی عبادت ہے جو رب کی ہے پسندیدہ
نہیں راضی خدا روز قیامت بے نمازی سے

نبی آل نبی اور نیک بندے سب نمازی تھے
نہیں ہے سرور دیں کو محبت بے نمازی سے

نمازی سے نظام دین ودنیا سب ہوئے محکم
ادا ہوتی نہیں شان صداقت بے نمازی سے

عمل اسکا فریب ومکر وظلم وجور رہتا ہے
بڑی مشکل ہے تائید شریعت بے نمازی سے

بروز حشر پرشش بندگی کی ہونے والی ہے
نہ دیکھی جائیگی اس دن کی حالت بے نمازی سے

طفیل احمدِ مختارِ دل کردے خدا روشن
کہ مٹ جائے بری ہر ایک عادت بے نمازی سے

☆☆☆

قطعہ

غمِ حضور رہے تو مزہ ہے جینے میں
بسے رہیں وہی جلوے ہمارے سینے میں
ہے جس کے ذکر کا پرچم بلند اے روشن
انھیں کا روضۂ پر نور ہے مدینے میں

نبی کے ذکر کی بلندی

نبی کے ذکر میں رہتا ہے دل میرا زمانے سے
سرورو کیف ملتا ہے انھیں کی یاد آنے سے

نبی کے ذکر کو اونچا کیا ہے حق تعالیٰ نے
کبھی کم ہو نہیں سکتا منافق کے گھٹانے سے

ملا ہے جنکو محبوب خدا کا عشق قسمت سے
وہ پر وانے چمک اٹھے نبی کے جگمگانے سے

برائے نعت احمد زندگانی وقف ہے میری
اب آگے پوچھتے ہو کیا شہ دیں کے دیوانے سے

بنے صدیق وفاروق اور عثمان وعلی سرور
جبین عشق شاہ کل کے قدموں پر جھکانے سے

نگاہیں پھیر لیں آقا تو جینا تلخ ہو جائے
زمانہ پل میں روشن ہو نبی کے مسکرانے سے

جبین عشق

بتا اے دل ادب کے وہ مناظر کیا بھلے ہونگے
ملائک با ادب صلی علیٰ جب پڑھ رہے ہونگے

جو صبح و شام پھیرے دے رہے تھے کوئے طیبہ میں
اب انکے در سے ہر اک آن باڑے بٹ رہے ہونگے

جبین عشق جس کی جھک گئی سرکار کے آگے
بڑے میدان محشر میں انھیں کے مرتبے ہونگے

نگاہیں دیکھتی ہونگی گنہگاروں کی محشر میں
شفیع روز محشر جس طرف سے آرہے ہوں گے

فرشتے چوم لیں گے بڑھ کے ان بندوں کی پیشانی
رسول پاک کے دربار میں جو جھک گئے ہونگے

شہنشاہی نہیں بھاتی ترے در کے غلاموں کو
گدا ان کے یقیناً بادشاہوں سے بڑے ہوں گے

رضائے مصطفیٰ روشن سبب ہے سرفرازی کا
اسی کے فیض سے پر نور سارے راستے ہونگے

☆☆☆

جان شفاء

افضل الخلق ہیں انبیاء مان لو　　اشرف الانبیاء مصطفےٰ مان لو
قبر کی روشنی کیلئے مومنو　　اپنے آقا کا نور وضیا مان لو
جسکو جو چاہیں آقا عنایت کریں　　اختیار نبیؐ برملا مان لو
تھا جو یثرب وہ رحمت کا مخزن ہوا　　خاک طیبہ کو جان شفا مان لو
بخش دیگا خدا گر عقیدت سے تم　　مصطفےٰ کو شفیع جزا مان لو
حق تعالیٰ کی گر چاہتے ہو رضا　　رب کے محبوب کی ہر ادا مان لو
جس کو چاہا نبی نے غنی کر دیا　　یہ کرم اور عطا آپکا مان لو
انکی سیرت پہ عامل ہوا جو بشر　　دین حق کا اسے رہنما مان لو
مفتئ اعظم ہند کی ذات کو　　اہلسنت کا تم پیشوا مان لو
اسوۂ پاک ہے انکا روشن چلن　　نقشِ پا انکا شمع ہدیٰ مان لو

☆☆☆

نور خدا کا عاشق

مٹ جائیگا جہاں میں جوروجفا کا عاشق
لیکن امر رہے گا نور خدا کا عاشق

دنیا کی زندگی میں بن مصطفٰے کا عاشق
رضوان خلد ہوگا تیری ادا کا عاشق

حکم نبی پہ جس نے اپنی جبیں جھکادی
سچا وہی بشر ہے غوث الوریٰ کا عاشق

ہر درد کی دوا ہے اجمیر کی گلی میں
ہر اک سے کہہ رہا ہے خواجہ پیا کا عاشق

اسلام وسنیت پہ وہ گامزن رہے گا
ہوگا جہاں بھی روشن احمد رضا کا عاشق

☆☆☆

صاحب نور

مدحت شاہ امم میں جو رہا کرتے ہیں
تذکرہ اسکا فرشتے بھی کیا کرتے ہیں

ہم نے ٹھکرائی ہے دنیا کی شہنشاہی کو
شاہ دیں آپکے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

با خدا باعث تسکین دل مضطر ہے
اس لئے آپ کا ہم نام لیا کرتے ہیں

کیا قیامت کی تپش اس کو ستائے گی بھلا
عشق محبوب کا جو جام پیا کرتے ہیں

بزم کونین میں ہے ذکر انھیں کا روشن
صاحب نور کا جو ذکر کیا کرتے ہیں

وہ ہیں مختار کوئی مانگے تو ان سے روشن
میرے سرکار تو بے مانگے دیا کرتے ہیں

ہر بات سے پہلے

رہا نورِ خدا جلوہ فگن دن رات سے پہلے
خدا کے نور سے روشن حسیں لمحات سے پہلے

سراپا جان رحمت شان قدرت پیکر عظمت
کوئی بھی شے نہ تھی ظاہر تمہاری ذات سے پہلے

شب معراج ایسا جشن تھا دیدار خالق میں
نہ تھی بزم جہاں میں دھوم اس بارات سے پہلے

مسرت کی جو ساعت بارھویں کی صبح کو پائی
نہ تھا حاصل زمیں کو ذات بابرکات سے پہلے

رہا کرتا ہے چرچا اس کے اسوہ کا زمانے میں
سلیقہ کس نے سیکھا آپ کے حالات سے پہلے

مکمل معجزہ شکل بشر میں رب نے بھیجا تھا
رہے پر امن دنیا حشر کے صدمات سے پہلے

لحد روشن رہے اور جنت الفردوس مسکن ہو
نبی کی یاد گر دل میں رہے ہر بات سے پہلے

نور کی بھیک

اے نظر رک ادب کا مکاں دیکھ کر　　چوم لے جھک کے نوری نشاں دیکھکر

ذرۂ نعل پاک نبی کی چمک　　نور کی بھیک لے آسماں دیکھکر

ان کو پہچان لیگا غلام نبی　　نزع میں قبرؔ میں اور وہاں دیکھکر

رب نے فاروق کو سروری بخش دی　　اپنے محبوب کو مہرباں دیکھکر

آپ سا یا نبی میں نے دیکھا نہیں　　بولے جبرئیل دونوں جہاں دیکھکر

کم نظر دنگ تھے اپنے مسرور تھے　　خشک ٹہنی کو گریہ کناں دیکھکر

خلد کا حسن روشن کو بھایا نہیں　　شہر پاک رسولِ زماں دیکھکر

نور احمد کا صدقہ

نبیٔ مکرم رسولِ معظم میرے دل میں آتے تو کیا بات ہوتی
بھٹکتا ہوں صحرائے غم میں اکیلا جو اپنا بناتے تو کیا بات ہوتی

بڑھادی حیات اس جہاں کی نبی نے گزاری نماز عصر کی جب علی نے
وہ پر کیف منظر جو دیکھا سبھی نے جو ہم دیکھ پاتے تو کیا بات ہوتی

گلستاں میں پھولوں کا کھلنا مہکنا فلک پر ستاروں کا ملکر چمکنا
یہ سب ہے اسی نور احمد کا صدقہ وہ خدد مسکراتے تو کیا بات ہوتی

نہ جب کوئی محشر میں ہو اپنا یاور صدا نفسی نفسی کی ہو سب کے لب پر
تو اس وقت سرکار تشریف لاکر ہمیں بخشواتے تو کیا بات ہوتی

مقدر میں ہوتا جو طیبہ کا جانا ستاتا نہ پھر تم کو جورِ زمانہ
وہیں کیف میں جھوم کر یہ ترانہ جو روشن سناتے تو کیا بات ہوتی

شوقِ دیدار

شوق دیدار خیر البشرؐ چاہیئے
دل میں یاد نبی جلوہ گر چاہیئے

قصر شاہی نہ لعل و گہر چاہیئے
اس جبیں کو ترا سنگ در چاہیئے

اے طبیبو مداوا کی حاجت نہیں
لذت دردو زخم جگر چاہیئے

انکی مدح و ثنا میں کٹے زندگی
اک یہی آرزو عمر بھر چاہیئے

ابر رحمت رہے سر پہ سایہ فگن
رحمت دو جہاں کی نظر چاہیئے

راہ پر خار منزل بھی دشوار ہے
انکا نقشِ قدم راہبر چاہیئے

زیست میں راحت دائمی کے لئے
شہر طیبہ کی شام و سحر چاہیئے

شمع حب نبی دل میں روشن رہے
عشق سرکار ہی کارگر چاہیئے

(بشکریہ آکاش وانی گورکھپور)

نور نظر

الٰہی جب مری اس روح کا عزم سفر ہوتا
تو روضہ مصطفےٰ کا اس گھڑی پیش نظر ہوتا

مرا تاریک دل ہوتا بلا شک دم میں نورانی
اگر نور خدائے پاک اس میں جلوہ گر ہوتا

تمنائے دلی میری ہے یہ مقبول ہو یارب
میں پڑھتا نعت انکی اور ان کا پاک در ہوتا

غبار خاک پائے سرور عالم کا کیا کہنا
اگر قسمت سے ملتا سرمۂ نور نظر ہوتا

سبھی امید واروں کی قیامت میں صدا ہوگی
جناب مصطفےٰ کا فضل میرے حال پر ہوتا

جلا سکتے نہ ہر گز آتشِ دوزخ کے انگارے
دعائے رب سلم گر ہمارا ہمسفر ہوتا

ہمیشہ نعت خواں رہتا کرم سے ان کے دنیا میں
نہیں یہ آرزو روشن کہ میں بھی تاجور ہوتا

صبر وایثار

سلیقہ زندگی کا احمد مختار سے سیکھو
دلوں میں گھر بنانا سید ابرار سے سیکھو

زمانے سے ہٹانا ہے اگر ظلمات کا پردہ
ہدایت کا طریقہ نور کی سرکار سے سیکھو

جہالت ہوگئی کافور دم میں جس کی آمد سے
متاع علم نافع بس اسی دربار سے سیکھو

نہ خنجر اور نیزوں سے نہ تلواروں کی دھاروں سے
بنانا غیر کو تم صبر سے ایثار سے سیکھو

مریض عشق محبوب خدا روشن مبارک ہے
مسیحا کی تڑپ ہے تو کسی بیمار سے سیکھو

مومن کی نماز

سرور دوعالم کا تذکرہ کیا کیجئے
خوش نظر مسلمانو با ادب رہا کیجئے

پیارا نام آقا کا جب زباں پہ آجائے
سر جھکا کے صلی اللہ شوق سے پڑھا کیجئے

مرضئ الٰہی گر چاہتے ہو حاصل ہو
پہلے حکم آقا پہ جان ودل فدا کیجئے

لب پہ ذکر خالق ہو دل میں یاد احمد ہو
اسطرح نماز اپنی مومنو ادا کیجئے

آپ پر بھروسہ ہے آپکا سہارا ہے
ایک ہی نظر آقا جانب گدا کیجئے

کارگاہ ہستی میں جب کٹھن گھڑی آئے
ہر جگہ محبت سے ذکر مصطفیٰ کیجئے

عافیت دوعالم کی گر عزیز ہے روشن
سرور دوعالم سے ہر گھڑی وفا کیجئے

قطعات

محبِّ صادق نہیں جو الفت کا عہد و پیمان بھول جائے
نہ کیوں پریشاں ہو وہ مسافر جو اپنا سامان بھول جائے
کڑوروں انساں ہیں جنکی زباں پہ ہے صرف نعرہ عاشقی کا
نہیں وہ عاشق نبی کا روشن جو دین وایمان بُھول جائے

☆☆☆

لب سے لب مل گئے جس وقت ترا نام آیا
مشکلیں ٹل گئیں آرام کا پیغام آیا
حشر میں پیاس سے بیتاب ہوا جب روشن
جام کوثر کا مرے ساقی سے انعام آیا

☆☆☆

اس نور خدا کی محفل کو نعتوں سے سجانا ہے ہمکو
عشق سرکار کے رستے میں اب شمع جلانا ہے ہمکو
پیرو ہوں جناب حساں کا رکھتا ہوں خزانہ ایماں کا
الفت کا ترانہ گا گا کر سوتوں کو جگانا ہے ہمکو

☆☆☆

حیات ابد

عشق محبوب میں جو گزرتے رہے
زیست کے دن یقیناً سنورتے رہے

کوئے طیبہ کی نورانی فضا دیکھکر
کیا بشر کیا ملک رشک کرتے رہے

چھا گئی بس وہیں رحمتوں کی گھٹا
گیسوئے پاک جس جا بکھرتے رہے

ذرۂ کوئے شمس الضحیٰ دیکھ کر
چاند تارے سبھی وجد کرتے رہے

لاکھوں بے جاں حیات ابد پا گئے
وہ مسیحا جدھر سے گزرتے رہے

رہ گئے دونوں عالم میں محروم وہ
انکی عظمت سے جو بھی مکرتے رہے

یاد میں ان کی غوطے لگاتے رہے
قلب مومن کے ایماں نکھرتے رہے

میرے آقا کا روشن کرم دیکھئے
تھا ما رحمت سے جب لوگ گرتے رہے

☆☆☆

باعث تخلیق دو عالم

کتنی اونچی میرے آقا کی ہے رفعت دیکھو
لب پہ ہر شئے کی ہے سرکار کی مدحت دیکھو

بن کے وہ باعث تخلیق دو عالم آئے
ایک انمول خدا کی ہیں وہ نعمت دیکھو

انکے دامن میں گنہگار جو چھپ جائیں گے
اپنی راہوں میں سجی پائیں گے جنت دیکھو

روز محشر کی تپش کا نہیں ڈر ہے ہم کو
دیں گے وہ کوثروتسنیم کا شربت دیکھو

دشمن شاہ رسل مٹ گئے ہوتے ابتک
دشمنوں پر بھی مگر آپ کی رحمت دیکھو

گور تاریک کو آکر کے کریں گے روشن
مشکلیں دور کریں گے میری! قدرت دیکھو

☆☆☆

درس آدمیت

رحمتوں کی بارش ہے کیف کا زمانہ ہے
گلشنِ مدینہ کا کیا سماں سہانا ہے

سجدہ ریز جس در پہ خسرو زمانہ ہے
اب وہیں مقدر کو اپنے آزمانا ہے

رحمت دو عالم نے جو کلام فرمایا
درس آدمیت ہے امن کا ترانہ ہے

آپ ہی کے صدقے میں ہم نے پایا ہے سب کچھ
ذات حق تعالیٰ کو آپ ہی سے جانا ہے

ڈالیاں درودوں کی بھیجتے رہو دل سے
روزِ آخرت کا یہ بے بہا خزانہ ہے

حکم سرورِ دیں پر دوستو توجہ دو
کیونکہ روزِ محشر میں رب کو منہ دکھانا ہے

کاش یہ قیامت میں کہہ دیں شافع محشر
چھوڑ دو فرشتو تم یہ میرا دیوانہ ہے

کل جو ہم سے ڈرتے تھے آج ہم ان سے ڈرتے ہیں
وہ بھی اک زمانہ تھا یہ بھی اک زمانہ ہے

جنکے جلوۂ رخ سے دو جہاں ہوئے روشن
سجدہ گاہ دو عالم ان کا آستانہ ہے

☆☆☆

مقام نبی

جہاں جا سکا نہ کوئی ملک وہ مرے نبی کا مقام ہے
جو سکون قلب عطا کرے وہ مرے حضور کا نام ہے

یہ خدا کا مجھ پہ کرم ہوا کہ فدائے شاہ امم ہوا
مرا کیف جس سے اتم ہوا وہ شرابِ عشق کا جام ہے

وہی گرتے گرتے سنبھل گیا وہ بلا کی زد سے نکل گیا
جسے آسرا ترا مل گیا اسے خیریت کا پیام ہے

جو اٹھا دیں صحرا پہ اک نظر بنے رشک باغ ہر اک شجر
مری شب کو دے جو رخ سحر اسی نور والے کا کام ہے

جو زبان پاک سے کہہ دیا وہی حکم دین کا بن گیا
ہے پسند رب کو تری ادا تو بنائے جملہ نظام ہے

شب و روز ہے یہی آرزو پڑھوں نعت انکی میں کو بکو
ملے نعت خوانی کا یہ صلہ کہ اب آگ تجھ پہ حرام ہے

وہ ہے روشن آقا کا آستاں کہ خدائی انکی ہے میہماں
وہی دو جہاں میں ہے کامراں جو مرے نبی کا غلام ہے

(بشکریہ آکاش وانی رام پور سے)

نبی کا ایثار

ہو جو کرم اک بار نبی کا　　دیکھ لوں میں دربار نبی کا
آج بھی حاجی دیکھ رہے ہیں　　نور بھرا دربار نبی کا
اس کا مقدر جاگ اٹھا ہے　　جس کو ملا ہے پیار نبی کا
ٹھہرے نہ جس پر آنکھ کسی کی　　اللہ رے رخسار نبی کا
خود فاقہ اوروں پہ عطائیں　　ایسا تھا ایثار نبی کا
ساری دنیا دیکھکے سیرت　　کرتی ہے اقرار نبی کا
جانی دشمن کو بھی دعا دی　　اللہ رے کردار نبی کا
چارہ گرو تم راہ لو اپنی　　روشن ہے بیمار نبی کا

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو اردو سروس دہلی)

☆☆☆

روح گلستاں

رحمت یزداں جگ کے نگہباں دکھین کے غمخوار
کرم ہو اے میرے سرکار

آپکی رحمت کے صدقے ہے دھرتی کی ہریالی
آپ کے پیدا ہوتے جگ ما آئے گئی خوشحالی
آپکی کرپا ہوئیگئے جہہ پر ہوئیگئے بیڑا پار
کرم ہو اے میرے سرکار

کلین کی مسکا ن تمھیں سے گلشن کی زیبائی
تم سے بہاریں باغ میں جھومیں رقص کرے پروائی
خوشبو سے تمہرے اے آقا مہکت ہے سنسار
کرم ہو اے میرے سرکار

اک نادان گنوار ہے بیٹھا تم سے آس لگائے
پون سندیش کہیو آقا سے جب طیبہ کو جائے
کب لے چین ملی نینن کاں کب ہوئی دیدار
کرم ہو اے میرے سرکار

صبح مسرت شام بہاراں دین ہے تمہرے در کی
روح گلستاں رونق ایماں جان ہو خشک وتر کی
لاج کھڑی ہے بانہہ پسارے قرباں ہے ایثار
کرم ہو اے میرے سرکار

جہہ پر دیا نظر پڑجائے آجائے دانائی
جسکو بخشی آپ نے عزت ہونہ اسے رسوائی
شیس جھکے جو در پہ بن گیا عظمت کا مینار
کرم ہو اے میرے سرکار

روئے منور سے روشن ہے جیون کی انگنائی
یاد تمھاری دل میں آئی دور ہوئی تنہائی
سندر مکھڑے کے صدقے ہیں سارا جگ سنسار
کرم ہو اے میرے سرکار

قرآن کی باتیں

ادب لازم ہے جب ہو سرور ذیشان کی باتیں
یہی شیوہ ہے مومن کا یہ ہے ایمان کی باتیں
رسول ہاشمی کے اسوۂ حسنہ کا کیا کہنا
کہ اس کو دیکھ کر یاد آتی ہیں قرآن کی باتیں

غلامان حبیب رب کو خوف ورنج وغم کیوں ہو
نہ چھیڑو روبرو انکے کبھی طوفان کی باتیں
شہادت جن کی پتھر دیں جھکے ہیں پیڑ سجدے میں
وہ کیسی ذات تھی سنتی تھی جو بے جان کی باتیں

جو اب رب ارنی طور پر تو لن ترانی تھا
کہیں بے پردہ سنتا ہے خدا مہمان کی باتیں
یقیں جانو کہ وہ ہر علم وفن میں کامراں ہوگا
رہے نام محمد جس کے بھی عنوان کی باتیں

نہ جانے کب اٹھا دیں وہ نگاہ لطف اے روشن
نہ جانے کس گھڑی پوری ہوں سب ارمان کی باتیں

☆☆☆

نام خدا کے ساتھ

پہلے ہر ایک کام کے لیجئے خدا کا نام
پھر لیجئے ادب سے مرے مصطفےٰ کا نام

آدم نے لکھا دیکھا یہ عرش عظیم پر
نام خدا کے ساتھ شہ دوسرا کا نام

شاہ امم نے فاتح خیبر بنا دیا
اونچا نبی نے کر دیا شیر خدا کا نام

نام یزید مٹ گیا اپنے ہی عہد میں
روشن ہے دو جہاں میں شہ کربلا کا نام

مشکل میں کام آتے ہیں ہر ایک مرید کے
دل سے زباں پہ لایئے غوث الوریٰ کا نام

آیا جب عاشقان محمد کا تذکرہ
آیا ہے یاد سیدی احمد رضا کا نام

کرتے ہیں دستگیری امیر و غریب کی
شاہ و گدا کے لب پہ ہے خواجہ پیا کا نام

دنیا ہوئی ہے مفتیٔ اعظم سے فیضیاب
روشن رہے گا دہر میں اس پیشوا کا نام

☆☆☆

جان بندگی

تمھاری یاد میں آقا بسر جو زندگی ہوگی
وہی حسن عبادت ہے وہ جان بندگی ہوگی

یقیناً غیب سے مشکل کشائی ہوگئی ہوگی
دوہائی یا رسول اللہ کی جب دی گئی ہوگی

اگر پائے مقدس پر ترے قربان ہو جاؤں
بہار گلشن جنت مجھی کو تک رہی ہوگی

نہ خواہش عیش دنیا کی نہ چاہت جاہ وحشمت کی
غم محبوب مل جائے یہی عین خوشی ہوگی

سہارا جب نہ پائے گا کہیں پر ہول محشر سے
قیامت میں نگاہ عاصیاں تجھ پر لگی ہوگی

شہنشاہی قدم چومے ترے در کے غلاموں کا
تو پھر کیا شان عالی اس شہ کونین کی ہوگی

ہماری زندگی روشن ہے اس امید پر قائم
کبھی سرکار کی چوکھٹ پہ اپنی حاضری ہوگی

☆☆☆

ایک پل اور ابھی کا بھروسہ نہیں

عارضی دل کشی کا بھروسہ نہیں — چند دن کی خوشی کا بھروسہ نہیں
ذکر سرکار سے دل کو کر مطمئن — بے سکوں زندگی کا بھروسہ نہیں
اسوۂ مصطفیٰ پہ جو عامل نہ ہو — اسکی چارہ گری کا بھروسہ نہیں
جس کے دل میں نہ ہو عظمت مصطفیٰ — اس غلط آدمی کا بھروسہ نہیں
ہیں بھروسے کے لائق سبھی اولیاء — کیسے کہہ دیں کسی کا بھروسہ نہیں
جس کے اشعار میں حق بیانی نہ ہو — ایسے کی شاعری کا بھروسہ نہیں
خواب صدیوں کا سب دیکھتے ہیں مگر — آج کل اور ابھی کا بھروسہ نہیں
راحت دائمی حب احمد میں ہے — غیر کی دوستی کا بھروسہ نہیں
جس کا کردار سنت سے ہوئے الگ — ایسے کی رہبری کا بھروسہ نہیں
نور اسلام سے دل کو روشن کرو — اس نئی روشنی کا بھروسہ نہیں

(آکاش وانی گورکھپور ۲۰۰۰ء)

☆☆☆

نو بہار عالم

وحدہٗ لا شریک لہٗ کی قسم

مصطفیٰ تاجدار عالم ہیں مصطفیٰ نو بہار عالم ہیں

مصطفیٰ باعث وجود جہاں مصطفیٰ ہی قرار عالم ہیں

وحدہٗ لا شریک لہٗ کی قسم

میرے سرکار ظل قدرت ہیں میرے سرکار شان وحدت ہیں

رب کا قرآن صاف ناطق ہے میرے سرکار جان رحمت ہیں

وحدہٗ لا شریک لہٗ کی قسم

ان کا شیدا خدا کا ہے محبوب ان کا طالب خدا کا ہے مطلوب

اور جو مصطفیٰ کا دشمن ہے وہ خدائے جہاں کا ہے مغضوب

وحدہٗ لا شریک لہٗ کی قسم

اس کی تقدیر بن گئی روشن تھاما جس نے رسول کا دامن

کوئے طیبہ میں جس کا ہے مدفن باغ فردوس اسکا ہے مسکن

وحدہٗ لا شریک لہٗ کی قسم

☆☆☆

مسلماں ہو جاؤ بیدار

خدا کی بارگاہ میں جھکا ادب سے اپنا سر
مٹیں گے رنج و غم سبھی نبی کو دل سے یاد کر

ہماری آبرو وہ تھی ادب کریں فرشتے بھی
مگر مٹے کچھ اس طرح لقب ہوا ہے اہل شر

اداس ہے زمین بھی فلک نے رخ بدل لیا
ستارے آسماں کے ہنستے ہیں ہمارے حال پر

نہ ہم کو عشق صوم سے حسد ہے اپنی قوم سے
بنا کے اونچی مسجدیں نماز سے ہیں بے خبر

ہم آئے جس لئے یہاں وہ کام ہم نہ کر سکے
پھنسے رہے گناہ میں کئے فریب عمر بھر

برائی اپنا مشغلہ بنا لیا ہے رات دن
صراط مستقیم سے بھٹک گئے ادھر ادھر

خباثتوں کے کی محفلیں سجی ہوئی ہیں چار سو
لٹیرے دین کے دکھائی دیتے ہیں ڈگر ڈگر

نہ ذوق بندگی رہا نہ شوق و آگہی رہا
تو پھر بتاؤ کس طرح دعا میں آیگا اثر

سمندر و پہاڑ راہ روک دیں مجال کیا
مگر ہے شرط دل میں پہلے نور کرلیں جلوہ گر

لرز رہے تھے مشرکیں دہلتے تھے منافقیں

دلوں میں عشقِ شاہ دیں لئے گزرتے ہم جدھر

پڑے ہیں ہم بلاؤں میں گھرے ہیں غم کی چھاؤں میں

کہاں اب آہ جاؤں میں پھروں کہاں میں دربدر

ہے وقت ابھی سنوار لے تو زندگی کے راستے

چھٹے نہ دامن نبی یہ عزم کرلے عمر بھر

گزارو ایسی زندگی نہ چھوڑو رب کی بندگی

نہ بھولو راہ راستی کمند ڈالو چاند پر

ہے عرض روشن اے خدا کرم کی بھیک ہو عطا

طفیل شاہ دوسرا دل حزیں پہ اک نظر

ارشادِ خدا

بخشش جرم کی جب کوئی نہ صورت ہوگی　　حشر میں شافعِ محشر کی ضرورت ہوگی
ہم کو بھی گنبد خضریٰ کی زیارت ہوگی　　جب شہنشاہ دوعالم کی عنایت ہوگی
منکر شان نبی لقمۂ دوزخ ہونگے　　جاں نثارانِ محمد کی شفاعت ہوگی
اس کا بس ایک جہنم ہی ٹھکانا ہوگا　　جسکو اللہ کے محبوب سے نفرت ہوگی
جلوۂ نورخدا جس کو میسر ہوگا　　چشم کونین میں اس کی بڑی قیمت ہوگی
جسکے سینے میں ضیائے رخ زیبا ہوگا　　اسکی ہر سانس میں تقدیس وطہارت ہوگی

ہے خدا کا یہی ارشاد ازل سے روشن
میرے محبوب پہ ہی ختم نبوت ہوگی

☆☆☆

کشتیِ ایماں

اے بلبل تو اپنا گلستاں بھول نہ جا
ہوش میں آنادان مسلماں بھول نہ جا

بیت نہ جائے عمر دوروزہ روپ شناسی میں تیری
ڈوب نہ جائے کشتئی ایماں بھول نہ جا

ہوش میں آنادان مسلماں بھول نہ جا

بیج نہ ڈالونفرت والی انسانوں کے سینوں میں
ہونا پڑیگا خود پہ پشیماں بھول نہ جا

ہوش میں آنادان مسلماں بھول نہ جا!

جسکوتراشا خود ہاتھوں سے کچھ تو اسی پر لوبھ گئے
تو بھی نہ کھودے گوہر ارماں بھول نہ جا

ہوش میں آنادان مسلماں بھول نہ جا

گردش دوراں کی پیشانی جھک جائیگی قدموں میں
بن جا تو پہلے سا مسلماں بھول نہ جا

ہوش میں آنادان مسلماں بھول نہ جا

رحمت کی آغوش میں آنا کوئی مشکل بات نہیں
ورد زباں کر آیت قرآں بھول نہ جا

ہوش میں آنادان مسلماں بھول نہ جا

نقش کف پا سرور عالم مومن کا سرمایہ ہے
ماننے والے بن گئے سلطاں بھول نہ جا

ہوش میں آنادان مسلماں بھول نہ جا

صدقۂ نعت نبی ہے روشن ورنہ تو کس قابل تھا
حشر میں ہے بخشش کا یہ ساماں بھول نہ جا

ہوش میں آنادان مسلماں بھول نہ جا

☆☆☆

شمع عقیدت

جو مکین گنبد خضریٰ کے گن گاتے نہیں
حق تعالیٰ کی عبادت کا مزہ پاتے نہیں

مالک کونین ہیں انکو کمی کس چیز کی
سب کے داتا ہیں کسی سائل کو ٹھکراتے نہیں

مشعل راہ ھدیٰ ہے نقش پائے مصطفےٰ
دور ہیں جو نقس پا سے راہ حق پاتے نہیں

سرور عالم کی عظمت پوچھئے جبریل سے
بے اجازت بارگاہ قدس میں آتے نہیں

بارگاہ مصطفےٰ سے جسکو صدقہ ہے نصیب
غیر کے آگے کبھی وہ ہاتھ پھیلاتے نہیں

جن کا دل شمع عقیدت کی ضیا سے ہے تہی
نعت گوئی کا اے روشن وہ مزہ پاتے نہیں

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو صورت گڈھ، راجستھان)

آقا کا گیت

شمع حب نبی جلائیں گے
اپنے آقا کا گیت گائیں گے

گردش وقت سے نہ ڈر اے دل
قید غم سے نبی چھڑائیں گے

جاؤ اے حاجیو مبارک ہو
ہم بھی جائیں گے گر بلائیں گے

حشر کے روز ساقئ کوثر
جام کوثر ہمیں پلائیں گے

گر ہٹا دیں نقاب چہرے سے
چاند تارے بھی جھلملائیں گے

جو ہے دنیا میں جانثار انکا
اسکو محشر میں بخشوائیں گے

دل جو یاد نبی میں ہے روشن
قبر بھی اس کی جگمگائیں گے

عقیدت کی ڈالی

آرہے ہیں جگت میں وہ شاہ زمن
کھل پڑے سارے غنچے چمن در چمن
ہر جہالت کے گھر میں پڑی کھلبلی
لات وعزیٰ کی سونی ہوئی انجمن
عرش سے فرش تک بارشِ نور ہے
سج گئی ہے زمیں آسماں ہے مگن
السلام یانبی سب فرشتے پڑھیں
شان کیا ہے تری آمنہ کے للن
بھیک خوشبو کی لیکر درپاک سے
کررہی ہے معطر جہاں کو پون
مولد مصطفیٰ کا ہے وہ مرتبہ
اپنے پلکوں سے حوریں بہاریں بھون
آگئے دونوں عالم کے مختار کل
ہر نفس کا سکوں جنکے میٹھے بچن
مجھ سے کیا ہو بھلا وصف سرکار کا
یہ کرم انکا ہے جو ہے ان سے لگن
لاؤ روشن عقیدت کی ڈالی وہاں
تارے جس جا لٹا تا ہے چرخ کہن

مثلِ جنت

ہر نبی کی زباں پہ مدحت ہے — میرے آقا کی ایسی عظمت ہے
کیوں نہ ان پر نثار جاں کردیں — ان کے صدقے میں ساری نعمت ہے
جس کو چاہیں عطا کریں شاہی — یہ مرے مصطفٰے کی قدرت ہے
آکے دیکھے تو خلد سے رضواں — باغ طیبہ بھی مثل جنت ہے
بخشوائیں گے روز محشر میں — اپنے مجرم کو !! ایسی رحمت ہے
ہم سے عاصی کو مل گئی جنت — یہ فقط آپکی عنایت ہے
نام روشن نہ کیوں رہے اسکا — نور والے سے جسکو الفت ہے

☆☆☆

نغمۂ توحید

ظلمت کی سیاہی دور ہوئی سرکار تمہارے آنے سے
توحید کا نغمہ گونج اٹھا ہر دیر سے ہر بت خانے سے

میں طیبہ کا مستانہ ہوں میں بطحا کا دیوانہ ہوں
بس ذکر اسی کا کرتا ہوں کچھ اور نہ کہہ دیوانے سے

میں کاش غبار راہ وفا بن جاتا جو انکی راہوں میں
قسمت سے مری پڑ جاتے قدم سرکار کے آنے جانے سے

یہ عشق کا دعویٰ جھوٹا ہے اے ظاہر پہ مرنے والو
تم درس محبت کیا جانو سیکھو تو ذرا پروانے سے

رندوں کی عقیدت کام آئی منہ مانگی تمنا بر آئی
آتا ہے ہوا کے جھونکوں پر اک جام بھرا میخانے سے

صدیق بنے فاروق بنے ذوالنور کوئی کرار ہوئے
اصحاب سبھی ہیں نجم ہدیٰ چمکے ہیں ترے چمکانے سے

میکش ترا جذبہ کام آیا وہ دیکھ لے نوری جام آیا
ساقئ مدینہ نے روشن بخشا ہے تجھے مے خانے سے

نعمت تیری

فرش تا عرش ہے سرکار حکومت تیری
دونوں عالم کے لئے عام ہے نعمت تیری

شان وہ ہے کہ شہنشاہ دوعالم کا خطاب
ناز کرتی ہے تری ذات پہ امت تیری

تیرے ہاتھوں سے ہوا پرچم اسلام بلند
بت گرے ٹوٹ کے یہ شوکت وحشت تیری

سنگ ریزوں کو زباں تونے عنایت کی ہے
پتھروں نے بھی ادا کی ہے شہادت تیری

اس کو پھر آتش دوزخ نہ جلائے گی کبھی
جس کے دل میں ہے بسی آج محبت تیری

دشمن دیں کو غضب سے نہ رہائی ملتی
دیتی مہلت نہ اگر آج سے رحمت تیری

یاد سے تیری مقدر ہے ہمارا روشن
میری تقدیر کو چمکا گئی مدحت تیری

قطعات

محبّ صادق نہیں جو الفت کا عہد و پیمان بھول جائے
نہ کیوں پریشاں ہو وہ مسافر جو اپنا سامان بھول جائے
کڑوروں انساں ہیں جنکی زباں پہ ہے صرف نعرہ عاشق کا
نہیں وہ عاشق نبی کا روشن جو دین و ایمان بھول جائے

☆☆☆

لب سے لب مل گئے جس وقت ترا نام آیا
مشکلیں ٹل گئیں آرام کا پیغام آیا
حشر میں پیاس سے بیتاب ہوا جب روشن
جام کوثر کا مرے ساقی سے انعام آیا

☆☆☆

اس نور خدا کی محفل کو نعتوں سے سجانا ہے ہمکو
عشق سرکار کے رستے میں اب شمع جلانا ہے ہمکو
پیرو ہوں جناب حساں کا رکھتا ہوں خزانہ ایماں کا
الفت کا ترانہ گا گا کر سوتوں کو جگانا ہے ہمکو

☆☆☆

(جودو بخشش کا دوار)

ہے سہانی سحر سج گئے بام ودر
نور ورحمت کی برسے پھوار مرحبا مصطفےٰ آ گئے
خلق کے تاجور، ہو گئے جلوہ گر
قدسیوں کی لگی ہے قطار، مرحبا مصطفےٰ آ گئے

کھل گئیں کلیاں مہکن لاگی طیبہ کی پھلواری
پنچھی چہکے ڈار ڈار پر بھونرے پل پل واری
وجد میں ہے پون، بن بنا ہے چمن
امن وراحت کی آئی بہار مرحبا مصطفےٰ آ گئے

آیگا اب دور صداقت ختم ہوئی گمراہی
پہنچے گی توحید ورسالت کفر پہ آفت آئی
لو وہ اونچا ہوا پرچم اسلام کا
ہے یہ روح الامیں کی پکار مرحبا مصطفےٰ آ گئے

مظلوموں بیواؤں یتیموں کے غمخوار وہ پیارے
بھنور میں ڈوبتی نیا کے ہیں آپ ہی کھیون ہارے
جن کے زیر نگیں، آسمان وزمیں
رب نے سب پہ دیا اختیار مرحبا مصطفےٰ آ گئے

حور وملک کی ٹولی ہر دم اک آئے اک جائے
پیارے نبی کے روشن در پر ہر اک شیش جھکائے
سورج اور چندرما، لوٹیں رب کی عطا
کھل گیا جودو بخشش کا دوار مرحبا مصطفےٰ آ گئے

رخِ مصطفیٰ

حاصلِ عالمِ رنگ و بو
ہے رخِ مصطفیٰ ہو بہو

اللہ اللہ تیری نظر
ساری کونین ہے روبرو

حشر میں یا شفیع الوریٰ
عاصیوں کے ہو تم آبرو

گویا حق سے ہوا ہمکلام
جس نے آقا سے کی گفتگو

جو غلامِ نبی ہوگیا
دونوں عالم میں ہے سرخرو

میرے رب نے بنایا نہیں
یا نبی آپ سا خوبرو

سبز گنبد کے سایہ تلے
اے اجل کر مری جستجو

دیکھوں طیبہ کی روشن گلی
ہے یہ میری دلی آرزو

بعد از خدا مقام آپکا

بعد اللہ کے آتا ہے نام آپکا
اس سے ظاہر ہے اعلیٰ مقام آپکا

ہے بعد از خدا جب مقام آپکا
کیوں کریں نہ ملک احترام آپکا

آپ ہیں جو دو بخشش کے بحر رواں
فیض ہے سارے عالم پہ عام آپکا

انکو محشر کی گرمی ستائے گی کیا
جن کے ہاتھوں میں آیگا جام آپکا

صدقہ حسنین کا یا نبی ہو عطا
التجا کر رہا ہے غلام آپکا

جس پہ چل کر ملے دوجہاں میں سکوں
کتنا راحت فزا ہے نظام آپکا

ہر صدا آپ کی ہے خدا کی صدا
وحیٔ خالق ہے بیشک کلام خدا

ہر گھڑی ہر جگہ فرش پر عرش پر
ذکر ہوتا ہے خیرالانام آپکا

اسکو کونین کی زندگی مل گئی
جس نے مانا ہے روشن پیام آپکا

محسن انسانیت

ذکر محبوب الٰہی رونق ایمان ہے
جس کی محفل اس سے خالی ہو وہی ویران ہے

بارگاہ رب میں اسکا ہوگیا درجہ بلند
جان ودل سے جو رسول پاک پر قربان ہے

یا رسول اللہ ہماری دستگیری کیجئے
گھات میں ہیں دشمن دیں تاک میں شیطان ہے

اپنی کشتی ہے شکستہ المدد اے نا خدا
موج ہے زوروں پہ اور بپھرا ہوا طوفان ہے

جس نے بخشا آدمیت کو شعور زندگی
محسن انسانیت ہیں وہ مرا ایمان ہے

آپکے صدقے ہماری مشکلیں آساں ہوئیں
اے انیس بے کساں تیری نرالی شان ہے

آپکا حسن مجلی ہے ضیائے کائنات
آپکی ذات مقدس دوجہاں کی جان ہے

ہوگیا روشن زمانہ انکے نور پاک سے
کیونکہ نور مصطفےٰ ہی روشنی کی جان ہے

مدح سرکار مدینہ میں بسر کر زندگی
کیونکہ روشن نعت گوئی سنت حسان ہے

روشن ہو مقدر

ہے دل کی تمنا ہمیں سرکار بلائیں　　ہوتی ہے جہاں بارش انوار بلالیں

چاہیں تو وہ پتھر سے بھی لیں اپنی گواہی　　چاہیں تو اشارے سے وہ اشجار بلالیں

میری بھی تمنا ہے در پاک پہ پہونچوں　　میں بھی ہوں اشہا بندہ دربار بلالیں

آقائے دو عالم کی ہے ہر شئے پہ حکومت　　جب چاہیں جسے احمد مختار بلالیں

ہم بے کس و بے بس کا نہیں کوئی سہارا　　بس آپ ہیں حامی و مددگار بلالیں

وہ مالک کل ہیں مدینے میں کسی کو　　اک بار ہی کیا چاہیں تو سو بار بلالیں

روشن میری قسمت کا ستارا بھی ہو روشن　　گر رحمت عالم مجھے اک بار بلالیں

لعاب دہن

جہاں بھی ذکر رسالت مآب ہوتا ہے
وہیں پہ لطف خدا بے حساب ہوتا ہے

عرب کے خار مغیلاں کا ایسا رتبہ ہے
قسم خدا کی وہ رشک گلاب ہوتا ہے

چلو مدینے چلیں سائلو بھریں دامن
وہاں کا جو دوکرم لا جواب ہوتا ہے

دوا نہ جسکی کسی کو ملے زمانے میں
تو مرہم اسکا نبی کا لعاب ہوتا ہے

ہر ایک ذرہ ہے بے نور یوں تو اے روشن
جسے وہ چاہیں وہی آفتاب ہوتا ہے

نور خالق

عشق سرکار بطحا کی عظمت عقل انسان سے ماورا ہے
آگ ہو جائے دوزخ کی ٹھنڈی وہ اثر اسمیں رب نے دیا ہے

کیوں نہ مخلوق شیدا ہو ساری بات شیریں ادا پیاری پیاری
آپ محبوب رب العلا ہیں آپ پر جان ودل سب فدا ہے

ایسی رونق ہے کوئے نبی میں نور ہی نور ہے اس گلی میں
کتنا مسرور ہوتا ہے رضواں جب کبھی اس طرف دیکھتا ہے

حشر کے دن کہیں گے فرشتے آج بیکار ہیں سارے رشتے
ہاں مگر وہ ہی محبوب ہوگا جو غلام آپ کا ہوگیا ہے

نور خالق ہے شکل بشر میں ان کا جلوہ ہے ہر خشک وتر میں
عرش اعظم ہے انکی ڈگر میں ان کا گھر خاص قرب خدا ہے

تیرا صحرا بنے رشک گلشن زندگی تیری ہو جائے روشن
تو جو پا جائے آقا کا دامن پھر تو روشن مقدر ترا ہے

(شکریہ آل انڈیا ریڈیو گورکھپور)

قطعات

شہر رسول قبلہء ہر خاص وعام ہے
آرام گاہ حضرت خیرالانام ہے
آتے ہیں صبح وشام فرشتے سلام کو
روشن نبی کے روضہ کا یہ احترام ہے

☆☆☆

چوم کے پائے مقدس آقا سوکھے پودے لہک گئے
صحراؤں میں کھل گئیں کلیاں گلشن ارماں مہک گئے
روشن ان کا قدم جو چومے وہ رحمٰن کا پیارا ہے
جن لوگوں نے آپ کو چھوڑا راہ حق سے بہک گئے

☆☆☆

مولائے غمگسار بڑی دیر ہو گئی
آنکھیں ہیں اشک بار بڑی دیر ہو گئی
روشن مدینہ دیکھنے کی آرزو لئے
ہے وقف انتظار بڑی دیرہوگئی

☆☆☆

نبی کی یاد

جب انکے گدا اپنا دربار لگاتے ہیں
خوابیدہ مقدر کو بیدار بناتے ہیں

اس طرح مرے آقا گرتوں کو اٹھاتے ہیں
مجرم کو وہ خود اپنے دامن میں چھپاتے ہیں

قدموں سے نہ چل زائر سر رکھنے کی منزل ہے
اس در پہ فرشتے بھی آنکھوں کو بچھاتے ہیں

ہر شام انوکھی ہو ہر صبح نرالی ہو
پر دیکھیئے کب ہم کو سرکار بلاتے ہیں

محفل نہ ہو کیوں روشن انوار و تجلی سے
خورشید رسالت کی ہم یاد مناتے ہیں

عظمت کی مہر

کس کو ملا ہے روئے درخشاں آپکے بعد　　شاہ مدینہ سرور ذیشاں آپکے بعد

کتنی خوبی آپ میں پنہاں رب جانے　　آیا نہ کوئی ایسا مہرباں آپکے بعد

اس دھرتی پہ جاہ و حشم والے بھی رہے　　آیا نہ کوئی فخر سلیماں آپکے بعد

غمخواروں کی آپ خدارا سن لیجئے　　کون ہے آخر ان کا نگہباں آپکے بعد

اللہ نے مہر لگا دی عظمت کی　　رہ نہ گیا اب خدشۂ امکاں آپکے بعد

کون و مکاں پر آپکا قبضہ روشن ہے　　کون ہے آقا مظہر رحمٰں آپکے بعد

قطعات

جب وہ محبوب خدا حشر میں مل جائیں گے
انکے قدموں پر گنہگار مچل جائیں گے
آج جو گرتے ہیں الفت میں مدینے کی طرف
پل پہ چلنے کیلئے کل وہ سنبھل جائیں گے

☆☆☆

وہی منزل حسیں ہوگی وہ بہتر راستہ ہوگا
رسول اللہ کی چوکھٹ سے جس کو واسطہ ہوگا
کریں گے رشک اے روشن عدوئے دیں قیامت میں
غلامان حبیب رب کا اعلیٰ مرتبہ ہوگا

☆☆☆

مبارک ہے جو آقا کی حسیں دربار دیکھ آئے
وہاں کا روح پرور دل نشیں گلزار دیکھ آئے
انھیں خلد بریں میں کیا کشش آئے نظر روشن
سنہری جالیوں میں رب کے جو انوار دیکھ آئے

☆☆☆
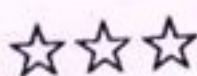
رضواں کی تمنا

مجھے کیوں نہ ناز ہوتا ترے در کی خاک پا کر
وہ شفائے ہر مرض ہے کوئی دیکھے تو لگا کر

ملی طیبہ کو جو عزت بڑھی دو جہاں میں عظمت
یہ شرف جو اسکو بخشا تو حضور ہی نے جا کر

کوئی طور تک گیا ہے کوئی چوتھے آسماں تک
ملا رب مرے نبی سے سر عرش خود بلا کر

اٹھی جب نگاہ رحمت تو ملی عمر کو عظمت
پڑھا کلمۂ شہادت با ادب جبیں جھکا کر

جو مدینہ دیکھے رضواں تو کرے یہی تمنا
مری جنتوں کو یارب وہی دلکشی عطا کر

ہے عجب بلا کا طوفاں نہ سفینہ ہے نہ ساماں
کرو دور میری مشکل نگہہ کرم اٹھا کر

یہی گنگنا کے روشن کرے صبح و شام اپنی
وہ دیار پاک دیکھوں کسی روز میں بھی جا کر

نگاہ رحمت کا سہارا

گرتیری نگاہ رحمت کا گرتوں کو سہارا ہوجائے
طوفان میں ساحل پیدا ہو ہر موج کنارا ہوجائے

تم سے ہی زمیں کی رونق ہے تم سے ہی فلک کی زینت ہے
چاہوتو زمیں کا ہر ذرہ پر نور ستارہ ہوجائے

جس گلشن کو سیراب کیا آقا کے نواسوں نے خوں سے
یارب وہ چمن ہے پژمردہ شاداب دوبارہ ہوجائے

فردوس کی حوریں آجائیں صحرائے مدینہ میں یکسر
گرانکی نظر کو طیبہ کے جلووں کا نظارا ہوجائے

روشن کا مقدر روشن ہو گر اذن حضوری مل جائے
حاضر ہو یہ سر کے بل در پر یہ بات خدارا ہوجائے

ذکر میلاد

گیت سرکار بطحا کے گاتے رہیں
وجد کرتے رہیں مسکراتے رہیں

اور کچھ دیکھنے کی نہ حسرت رہے
وہ جو نورانی جلوہ دکھاتے رہیں

جب نکیرین آئیں لحد میں مری
آپ کی نعت ہم گنگناتے رہیں

کاش مقبول ہو یہ دعا اے خدا
ہم تمنا کریں وہ بلاتے رہیں

عالم نفسی نفسی میں محشر کے دن
جام کوثر کا آقا پلاتے رہیں

آرزو ہے خدا ہم کو توفیق دے
شرط عشق محبت نبھاتے رہیں

صحن دل میں ہمارے حبیب خدا
روز آتے رہیں جگمگاتے رہیں

جبکہ قرآن میں ذکر میلاد ہے
جشن روشن نہ کیوں ہم مناتے رہیں

رحمت عالم کا کرم

ہو ملتفت جو ادھر غمگسار طیبہ کا
تو دیکھیں آنکھیں ہماری دیار طیبہ کا

تمام ہوتی ہیں راتیں مری یہی کہہ کر
ملے ان آنکھوں کو یا رب غبار طیبہ کا

وہی ہے بندۂ محبوب بارگاہ خدا
جو روز وشب رہے دل سے نثار طیبہ کا

کہاں بتائیں خدا تک کسے رسائی ہے
وسیلہ سب کا ہے بس تاجدار طیبہ کا

کرم ہے رحمت عالم کا ہر گھڑی مجھ پر
میں ذکر کرتا ہوں اب بار بار طیبہ کا

وہی بہشت ہے ہر عاشقِ نبی کیلئے
جہاں ہو جلوہ نما گلعزار طیبہ کا

ہمیشہ ہاتھ اٹھا کر یہ کہتا ہے روشن
میں مدح خواں رہوں پر وردگار طیبہ کا

شہرِ رسول

ہے ذکر زمانے میں مدینے کے چمن کا
رضواں ہے طلبگار اسی بوئے سمن کا

وہ شہر بھی محبوب ہے رب کو تری خاطر
جبریل کو درباں کیا تیرے وطن کا

آقا کے غلاموں میں ہے واللہ یہ قدرت
گر چاہ لیں رخ پھیر دیں وہ گنگ و جمن کا

خوشبو سے معطر ہو گلستان دو عالم
مل جائے پسینہ جو تیرے پاک بدن کا

واپس کیا ڈوبے ہوئے سورج کو نبی نے
رخ پھیر دیا آپ نے اس چرخِ کہن کا

ایماں کی نظر بول پڑی روح شفا ہے
واللہ غبار قدم اس شاہ زمن کا

گن گاتے ہیں گائیں گے سدا چاند ستارے
اے گنبد خضرا کے مکیں تیرے چلن کا

کیا خوب ہو گر یہ مرے سرکار بھی کہہ دیں
روشن کا ہے ہر شعر حسیں نعتیہ فن کا

ہمیں مصطفیٰ یاد آنے لگے

مدینے کو جب لوگ جانے لگے
ہمیں مصطفیٰ یاد آنے لگے

وہ امی لقب صاحب علم کل
جہالت جہاں سے مٹانے لگے

بتایا غلاموں کوراز نہاں
بتوں کو بھی کلمہ پڑھانے لگے

بھنور میں کہا یا نبی المدد
تھپیڑے مجھے خود بچانے لگے

بلاؤں سے گھبرا گیا تھا مگر
وہ دامن میں اپنے چھپانے لگے

تھے ہم لائق نار پر مصطفیٰ
خدا سے ہمیں بخشوانے لگے

محبت تو صدیق کا دیکھئے
برائے نبی گھر لٹانے لگے

لیا نام آقا کا مرقد میں جب
فرشتے ادب سے سلانے لگے

مقدر ہو روشن کا روشن اگر
بلاوا مدینے سے آنے لگے

نازشِ آدم

حق تعالیٰ کے کرم سے رحمت عالم ملے — بن گئی تقدیر انساں محسن اعظم ملے

کوچہء سرکار کی نسبت کا ہے یہ مرتبہ — گوہر نایاب بن جائے اگر شبنم ملے

گلشن ہستی میں آئی امن وراحت کی بہار — التجائے ابن مریم نازش آدم ملے

رحمت حق عاصیوں پر ہوگئی سایہ فگن — مصطفیٰ جب حشر میں رب سے بچشم نم ملے

کاش آجائے اجل اس وقت یارب جس گھڑی — دل میں ہو یاد نبی سر انکے در پہ خم ملے

عاصیوں کو اپنی قسمت پر نہ کیونکر ناز ہو — شافعِ روز جزا ورحمت عالم ملے

مژدۂ امن وسکوں ہے اسکو روز حشر تک — جس بشر کو الفت محبوب رب کا غم ملے

ان کے پائے ناز پہ کردے جو صدقے جان ودل — پھر تو روشن اسکو جینے کا مزہ پیہم ملے

(آکاش وانی گورکھپور ۱۹۸۳ء)

ذکر کی شمع

بات طیبہ کی جب چلی ہوگی
دل کی ہر اک کلی کھلی ہوگی

جب دہائی تمہاری دی ہوگی
گردش وقت بھی ٹلی ہوگی

ہوں جہاں جلوہ گر حبیب خدا
رشک جنت وہی گلی ہوگی

مثل پروانہ آئے ہونگے ملک
ذکر کی شمع جب جلی ہوگی

دیکھیں روشن دیار طیبہ کو
دور تب دل کی بیکلی ہوگی

حشر کے تاجور

یاد ماں آپ کی بیتے آٹھوں پہر
نوری مکھ کی لگن ما سمے ہو بسر

من کی انگنائی سونی ہے یا مصطفےٰ
چاہ لو پل میں جگمگ ہو ہمرو نگر

روپ سندر جو اک بار دیکھے نین
من کہے ایسے دیکھا کری عمر بھر

حور و غلماں اتر آویں آکاش سے
ہنس کے وہ اور کے دو اگر اک نظر

نوری چرنن کے دھوون ما وہ جان ہے
جھکاں مل جائے ہوئے جائے جیون امر

اپنی پلکیں بچھا دینا اے حاجیو!
ان کی ڈیوڑھی ما جب ہوئے تمھرا گزر

یا نبی تمھرے درشن کے ہے آسرا
ہے رسول خدا کرہیو کب لے نظر

ہم گنواروں کی کرنی پہ نہ جائیے
لاج رکھ لی جیو حشر کے تاجور

کاش روشن نہارا کرے رات دن
ان کا نوری بھون انکی پیاری ڈگر

(آکاش وانی گورکھپور)

لعل و گہر سے

کچھ خوف نہیں اسکو کبھی راہ خطر سے
جس کو بھی اماں مل گئی سرکار کے در سے

درویش وغنی اور مساکین وسلاطین
دامن بھرے آتے ہیں سبھی لعل وگہر سے

ہم جیسوں کو معلوم ہو کیا آپ کا رتبہ
پوچھے کوئی کیسے ہیں وہ بوبکر وعمر سے

صحرا بھی نبے رشک چمن کھل پڑیں غنچے
اک بار بھی سرکار گزر جائیں جدھر سے

مجرم ہوں خطا کار ہوں اعمال ہیں بیکار
شرمندہ ہوں سرکار پشیمان ہوں ڈر سے

بیٹھے ہیں بھکاری لئے یہ عرض تمنا
جائیں گے نہ ہم لوٹ کے خالی ترے در سے

اسکو نہ جلائیگی کبھی آتشِ دوزخ
دیکھا ہے تجھے جس نے بھی ایماں کی نظر سے

سرکار ہیں جب میرے سفینے کے نگہباں
کیا خوف ہو منجدھار سے طوفاں سے بھنور سے

ہوجائے ستارہ میری تقدیر کا روشن
ہو اپنا بلاوا کبھی سرکار کے گھر سے

(آل انڈیا ریڈیو رامپور)

اس جہاں میں جو نہ سرکار کا پھیرا ہوتا
کفروظلمت کا یہاں پھر تو بسیرا ہوتا
آپ کی چشم عنایت سے ہے دنیا روشن
ورنہ سورج بھی نہ ہوتا نہ سویرا ہوتا

☆☆☆

اندھیرا ہے چراغ عشق احمد جلا رکھو
نبی کے نور سے معمور اپنا راستہ رکھو
ہوں اہل علم یا اہل دول سب سے گذارش ہے
بڑا ہی پر خطر ہے دور ایماں کو بچا رکھو

☆☆☆

ہر طرف جلوۂ محبوب نظر آئیگا
عشق سرکار دوعالم میں جو مر جائیگا
بن کے مداح نبی عمر گزارے روشن
نور ایمان ترا اور نکھر جائیگا

☆☆☆

فضل واحسان

کیسی رونق فضا ہے مدینہ نگر
جس جگہ سارے عالم کا سلطان ہے
ہر طرف ہیں فرشتے کھڑے صف بصف
کہہ رہے ہیں یہی رب کا مہمان
اسکی قسمت کا تارا چمک جائیگا
جسکو دیدار آقا کا ہوجائیگا
وجد میں آکے وہ ان کے گن گائے گا
جن کا کونین پر فضل واحسان ہے
حسن یوسف کے بارے میں ہے یہ خبر
کٹ گئیں انگلیاں مصر میں سر بسر
جلوہؑ مصطفٰے کا ہے ایسا اثر
سر کٹانے کا مومن کو ارمان ہے
تھام لو دامن مصطفٰی کو ابھی
وقت ہے اپنی قسمت بنالو ابھی
ورنہ پھر ہاتھ ملنے سے کیا فائدہ
کون پوچھے گا توکیوں پریشان ہے
جس کی موسیٰ نبی بھی کریں آرزو
امت مصطفٰے کی ہے وہ آبرو
ان کی مدحت میں روشن کریں گفتگو
جن پہ ہر آن رحمت کی باران ہے

زینت بہار

خدا کی قدرت وفطرت کا شاہکار کہیں
رسول پاک کو رحمت کا تاجدار کہیں

بروز حشر شفیع گناہگار کہیں
غریب ومفلس وبے کس کا غمگسار کہیں

ہماری زیست کے گلشن کی تازگی تم ہو
بہار خلد کہیں زینت بہار کہیں

وہ کم نظر ہیں جو اپنی طرح کہیں تم کو
جو اہل دل ہیں تمھیں نور کردگار کہیں

جب انکے زیر نگیں ہے نظام ہر دو جہاں
تو پھر نہ کیوں انھیں عالم کا تاجدار کہیں

گدائے در کی صفوں میں کھڑا ہے روشن بھی
بفیض نعت اسے فخر روزگار کہیں

عبادت حسین کی

بے مثل بے نظیر ہے جرأت حسین کی
ہر سمت گونجتی ہے صداقت حسین کی

ہے ذریعہ نجات محبت حسین کی
نقصان دہ ہے لوگو بغاوت حسین کی

روشن جہاں میں ہوگئی عظمت حسین کی
اسلام کیلئے تھی شہادت حسین کی

لشکر یزیدیوں کا ہے تنہا امام ہیں
اللہ رے یہ عزم شجاعت حسین کی

زخموں سے جسم چور تھا سجدے میں تھی جبیں
کتنی ہے بے مثال عبادت حسین کی

راہ خدا میں سارا گھرانا لٹا دیا
مشہور ہے جہاں میں شرافت حسین کی

کدکی سیاہی ڈھل گئی قسمت چمک اٹھی
جس نے قبول کر لی رفاقت حسین کی

روشن جو جاں نثار شہ کربلا کے ہیں
کل ہوگی ان پہ چشم عنایت حسین کی

☆☆☆

نگاہ قادری

جو پیشانی جناب غوث کے در پر جھکی ہوگی — یقیناً فیض سے سرکار کے روشن ہوئی ہوگی

اسے خوف وخطر ہرگز نہ ہوگا قبر ومحشر میں — مرے سرکار جسکو آپ سے وابستگی ہوگی

ترا پرچم بلند اتنا تیری وہ شان عالی ہے — ترے قدموں کے نیچے دوجہاں کی سروری ہوگی

چلیں فردوس کی جانب گدایان شہ جیلاں — عجب منظر وہ ہوگا جب صدا یہ آرہی ہوگی

کروں کیا عرض یا غوث الوریٰ روداد غم اپنی — نگاہیں منتظر ہیں کب نگاہ قادری ہوگی

نہ پایا جو تمھارے در کا ٹکڑا زندگانی میں — یہاں محروم ہے وہ اور وہاں شرمندگی ہوگی

بفضل رب ہر اک مومن کے گلزار عقیدت میں — بہار گلشن بغداد ہی سے تازگی ہوگی

عدوئے دیں کہیں کچھ بھی مگر ایمان ہے میرا — ہر اہل حق کے مرقد میں تمھاری روشنی ہوگی

سن اے روشن یہ کہتی ہے عقیدت اہل ایماں کی
خوشی میں غوث اعظم کی مرے رب کی خوشی ہوگی

☆☆☆

موت اور آگاہی

آدمی کو جب بھی تا حد نظر دیکھا گیا
اپنی ذاتی شخصیت میں بے اثر دیکھا گیا

پرچم حق وصداقت ہے ہمیشہ سے بلند
سرنگوں ہر دور میں باطل کا سر دیکھا گیا

چند روزہ زندگانی کا نہ کیجئے اعتبار
موت سے کوئی نہ پائیگا مفر دیکھا گیا

کانپتا تھا جسکی سطوت سے ستاروں کا جگر
ایک دن اسکو کلوخ رہگزر دیکھا گیا

اپنی ہستی دین حق پر جس نے بھی قربان کی
اس کی قسمت کا ستارہ اوج پر دیکھا گیا

جس کی عظمت کا ترانہ گا رہی تھی جھوم کر
آج دنیا کو اسی سے بے خبر دیکھا گیا

اہل زر اہل دول عالم میں چمکے چند روز
خاک آلودہ انھیں وقت سفر دیکھا گیا

جنکی پیشانی در معبود پر جھکتی نہ تھی
ٹھوکریں کھاتے انھیں کو دربدر دیکھا گیا

ایک ہچکی میں ہوا پرواز سب خواب وخیال
کل جسے کہتی تھی دنیا چاند پر دیکھا گیا

اس میں سلطان وگدا کی حیثیت ہے ایک سی
موت کے رستے پر دونوں کا سفر دیکھا گیا

ساتھ ایماں کے جہاں سے جو گیا روشن بشر
حشر میں اسکا مقدر اوج پر دیکھا گیا

کہتے ہیں روشن کہ اس دور تباہی میں بھی آج
پتھروں کے شہر میں شیشے کا گھر دیکھا گیا!

منقبت حضور مفتیِ اعظم ہند رضی اللہ عنہ

الم انگیز ہے تیری جدائی مفتیِ اعظم
بہت بے تاب ہے روح فدائی مفتیِ اعظم

تمہارے غم میں دل بے چین ہے ہر اہلسنت کا
مسرت رنج کے گھیرے میں آئی مفتیِ اعظم

گلستان امام احمد رضا کا تو گل تر تھا
مہک سب اہل حق نے تیری پائی مفتیِ اعظم

تری سیرت بصیرت اور بصارت کی تھی آئینہ
شراب معرفت تو نے پلائی مفتیِ اعظم

کرم ایسا کہ دامن غیر بھی بھر تے رہے آکر
جلال ایسا جھکے در پر خدائی مفتیِ اعظم

چمک اٹھا ستارہ دوجہاں میں اسکی قسمت کا
ملی جس کو ترے در کی گدائی مفتیِ اعظم

مجدد کے اصولوں پر عمل کرکے زمانے کو
ہدایت کی ڈگر تم نے دکھائی مفتیِ اعظم

عمل میں سادگی کردار میں پاکیزگی لے کر
ہماری آپ نے کی رہنمائی مفتیِ اعظم

جمال حق عیاں تھا آپ کے پر نور چہرے سے
تعالیٰ اللہ تری جلوہ نمائی مفتیِ اعظم

تری چشم عنایت سے ہو میرا فکر وفن زندہ
کرے روشن یوں ہی مدحت سرائی مفتیِ اعظم

☆☆☆

سلام تم پر

نبیٔ اکرم رسول اعظم خدا کے پیارے سلام تم پر
حبیب کونین فخرآدم خدا کے پیارے سلام تم پر

تمھارے در پر فرشتے آکر ادب سے کہتے ہیں سر جھکا کر
تمھیں ہو سلطان ہر دو عالم خدا کے پیارے سلام تم پر

ہمارے فریاد رس ہو سرور حبیب رحمٰن جہاں کے رہبر
ہے آسماں پر تمھارا پرچم خدا کے پیارے سلام تم پر

جمال والے کمال والے ہر اک سے بڑھکر کے شان والے
نظام قدرت ہے تم سے محکم خدا کے پیارے سلام تم پر

ہمیں بھی رحمت کا دو سہارا لو بے کسوں کی خبر خدا را
بجز تمھارے ہے کون ہمدم خدا کے پیارے سلام تم پر

ہم عاصیوں کے ہو آسرا تم بھنور میں کشتی کے نا خدا تم
پڑے ہیں غم کے گھیراؤ میں ہم خدا کے پیارے سلام تم پر

تمھارے روشن کی یہ صدا ہے دکھا دو جلوہ یہ مدعا ہے
تمھیں ہو لطف وکرم کی شبنم خدا کے پیارے سلام تم پر

یا نبی سلام علیک

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

آپ کی ہستی ہے برتر آپ ہیں، فخر پیمبر
باعث عظمت ہو سرور المدد مسکین پرور

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

کاش ہم طیبہ کو جائیں داستانِ غم سنائیں
آستاں پر سر جھکائیں با ادب ہم یہ سنائیں

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

روح روشن جب جدا ہو ورد لب صل علیٰ ہو
اس کا مدفن اور مسکن کوچہ خیر الوریٰ ہو

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

کچھ غزلیں
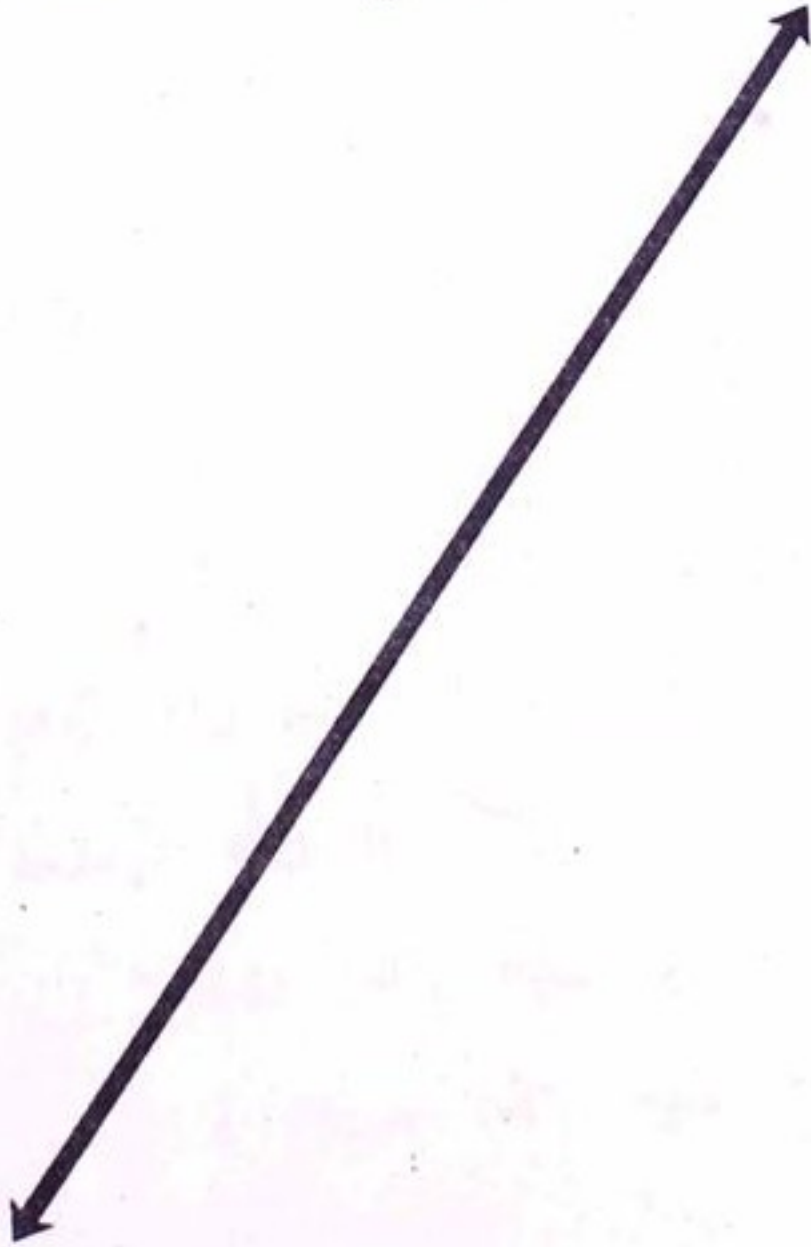
روشن بستوی

قیمتی بدن

نمونہ تو اس طرح بن آدمی کا ۔۔۔ نکھر اٹھے ہر بانکپن آدمی کا
جہاں میں جو کچھ ہے وہ سب ہے اسی کا ۔۔۔ نہ تن آدمی کا نہ من آدمی کی
نچھاور دل وجان کرتا وہی ہے ۔۔۔ جو ہوتا ہے پیارا وطن آدمی کا
سدا چال چلتا ہے جو روستم کی ۔۔۔ کہوں کیا ہے چال وچلن آدمی کا
بچا آتشِ بغض ونفرت سے خود کو ۔۔۔ بڑا قیمتی ہے بدن آدمی کا
بتائے کوئی کیا ہے افضل جہاں میں ۔۔۔ رَوِش جانور کی چلن آدمی کا
زمانہ کسی کا ہوا ہے نہ ہوگا ۔۔۔ رہے گا مگر فکر وفن آدمی کا
یہ انسان حیواں سے افضل نہ ہوتا ۔۔۔ جو بہتر نہ ہوتا چلن آدمی کا
وہ تہذیب اپناؤ روشن جہاں میں ۔۔۔ سلامت رہے پیرہن آدمی کا

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو اردو سروس نئی دلی)

☆☆☆

روشن ضمیر کی

جس پر ہے فرض بندگی رب قدیر کی
وہ پیروی میں کھو گیا نفس شریر کی

یکساں ہے مرگ وزیست کا قانون کردگار
ہے رہگزار ایک امیر وفقیر کی

محکم ہو جسکا عزم تمنائیں نیک ہوں
منزل قریب تر ہے اسی راہ گیر کی

پھر تیرگی کے سائے میں گھٹنے لگا ہے دم
دنیا کو پھر تلاش ہے روشن ضمیر کی

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو اردو سروس نئی دہلی)

عزم جواں رہبر

تجھ سے بر ہم سارا جہاں ہے چرچا تیرا آج کہاں ہے

چھوڑ رہِ پر خار پہ چلنا تیرے لئے تو باغ جناں ہے

تجھ سے خدا کے بندے خوش ہیں تیرے لئے ہر سمت اماں ہے

اپنے خدا کو کر لے راضی پھر تو تیرا سارا جہاں ہے

چھپر میں جو چین ہے ناداں محلوں میں وہ بات کہاں ہے

کس نے آہ سرد ہے کھینچی سر بہ گریباں جور بتاں ہے

کس نے مزاج موسم بدلا آج چمن کیوں نذر خزاں ہے

مجھکو ملے گی منزل روشن

رہبر میرا عزم جواں ہے

☆☆☆

انداز ستم

مخالف ہے جب کہ زمانہ تمھارا کوئی کیوں سنے گا فسانہ تمھارا

نہ دل میں تمنا نہ اس میں تڑپ ہے ہے کیا بے اثر آستانہ تمھارا

یہ قلب ونظر سامنے ہیں تمھارے خطا کر نہ جائے نشانہ تمھارا

مرے دل پہ ڈھائے گا ظالم قیامت رقیبوں کی محفل میں جانا تمھارا

تم انداز اپنے ستم کا بدل دو بڑا دل شکن ہے ستانا تمھارا

ہماری وفا رنگ لائیگی اک دن مبارک تمھیں بھول جانا تمھارا

نہ جائے کوئی بھی پیاسا یہاں سے ہے دریا صفت آستانہ تمھارا

مجھی کو تم اپنا سمجھتے ہو دشمن مجھی کو ہے دنیا نے مانا تمھارا

نوازش عنایت کرم کی نظر ہو سلامت رہے یہ زمانہ تمھارا

ہے روشن یہ الزام ناحق ابھی تک حقیقت تمھاری فسانا تمھارا

☆☆☆

شانِ عنایت

ہے راہ کرب میں بیٹھا ہوا اداس کوئی
خدا ملائے کسی روز غم شناس کوئی

عجیب شانِ عنایت ہے تیری اے ساقی
اٹھا نہ بزم سبو سے تیری اداس کوئی

ہزار طعنے بھی سنکر دعائیں دیں ہم نے
زباں سے نکلے نہ الفاظ ناسپاس کوئی

خزاں رسیدہ نظر آتی ہے بہار ہمیں
ہماری طرح نہ یا رب ہو محوِ یاس کوئی

وہ میکدہ کہ جہاں کشمکش ہو اے روشن
محال ہے کہ بجھائے وہاں سے پیاس کوئی

(آکاش وانی گورکھپور)

اجنبی نہ کہو

دل شکن ہو اگر بات ہی نہ کہو — جو خلاف ادب ہو کبھی نہ کہو

جو بھی سجدہ دکھاوے کی خاطر ہوا — وہ ریا ہے اسے بندگی نہ کہو

راستی سے الگ راستہ جو چلے — اسکو کچھ بھی کہو آدمی نہ کہو

ہے ہمارا چمن ہے ہمارا وطن — اسکی شادابی کو عارضی نہ کہو

لذت غم سے جو آشنا نہ ہوئی — اور کچھ ہے اسے زندگی نہ کہو

دکھ میں جس نے سہارا دیا ہو تمھیں — دوست اسکو کہو اجنبی نہ کہو

جو ملاقات دل کو نہ روشن کرے — اس ملاقات کو دوستی نہ کہو

(بشکریہ دوردرشن ٹی،وی)

☆☆☆

پیڑ کی چھاؤں میں

اہل عالم کو قدرت کا انعام ہے   زندگانی کی راحت ہے آرام ہے
اور ساقئ فطرت کا اک جام ہے   آدمی کے لئے ایک پیغام ہے
مضطرب قلب کا ہے قرار پیڑ کی چھاؤں میں

دورِ حاضر ہے گویا سہانی سحر   لہلہاتے ہیں بھارت میں لاکھوں شجر
سایۂ عاطفت بن گیا ہمسفر   جھومتی ہیں بہاریں ہر اک شاخ پر
ہر طرف خوشبوؤں کی قطار پیڑ کی چھاؤں میں

ہر زمانے میں سنتوں کا ڈیرا رہا   زاہدوں عابدوں کا بسیرا رہا
پنچھیوں اور پسوؤں کا پھیرا رہا   ہر تھکے قافلے کا سویرا رہا
گویا بندوں پہ ہے رب کا پیار پیڑ کی چھاؤں میں

رنگ رلیاں مناتی ہوئی ٹولیاں   کر رہی ہیں وہ باغوں میں اٹھکیلیاں
مدھ بھرے گیت گاتی ہیں ہمجولیاں   گونج اٹھیں وجد میں پیار کی بولیاں
ہو رہی ہیں فضائیں نثار پیڑ کی چھاؤں میں

جب تپش دھوپ کی جائے حد سے گزر   مل نہ پائے کہیں چین کی جب ڈگر
ایسے میں یاد آتا ہے اے ہمسفر   منزل امن وراحت کی یہ رہ گذر
چاندی سونے کا ہے آبشار پیڑ کی چھاؤں میں

بج گئیں عشق والفت کی شہنائیاں   کیف ومستی نے لیں دل میں انگڑائیاں
مسکرانے لگیں ساری رعنائیاں   منھ چھپانے لگیں غم کی پرچھائیاں
جب ملا ہمدم وغمگسار پیڑ کی چھاؤں میں

مل گئی ہر کلی کو حسیں زندگی　　آ گئی وادیوں میں نئی زندگی
مطمئن ہے چمن پا کے آسودگی　　دور ہونے لگی دل کی آزردگی
دیش میں آئی روشن بہار پیڑ کی چھاؤں میں

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو پٹنہ)

گل وخار

یہ کیسی ہوا گلستاں میں چلی ہے
گل وخار میں آج باہم ٹھنی ہے

نہ ہو جس کے دل میں وطن کی محبت
وہ انسان کیا ہے وہ کیا آدمی ہے

کبوتر مناروں سے اڑنے لگے ہیں
کسی حادثے کی خبر کیا لگی ہے

یہ پھولوں کی چوکھٹ پہ کانٹوں کا پہرہ
عجب دوستی ہے عجب دل لگی ہے

وطن اپنا کیسے کریگا ترقی
کہ ہر شخص کو لوٹ ہی کی پڑی ہے

خلوص ومحبت کی باتیں ہوں کیسے
ہر اک دل میں جبکہ کدورت بھری ہے

جسے ہم نے خون جگر سے ہے سینچا
وہ گلشن ہمارے لئے اجنبی ہے

ہمارے لہو سے ہے روشن یہ محفل
ہمارے ہی دم سے یہاں روشنی ہے

کعبۂ عشق

مجھکو وہ جب بھی یاد آتے ہیں　　دل کے ارمان مسکراتے ہیں

کعبۂ عشق جن کو کہتے ہیں　　انکے در پہ جبیں جھکاتے ہیں

اب مَنا اپنی خیریت اے دل　　اپنی محفل میں وہ بلاتے ہیں

جنکے قدموں کو چومتے تھے نجوم　　ان کو اب دار پر چڑھاتے ہیں

انکے تلوے سے لگ کے ذرے بھی　　کہکشاں بن کے جگمگاتے ہیں

اب سنبھل جا تو اے دل مضطر　　تیر انکی نظر کے آتے ہیں

عزم محکم ہے جن کا اے روشن
آندھیوں میں دیئے جلاتے ہیں

دیوانہ پن

پژمردہ جس میں گل ہوں بہار چمن نہیں
جس میں سکون دل نہ ہو اپنا وطن نہیں

خوشبو سے جسکی ہو نہ معطر مشام جاں
کچھ اور ہی وہ ہوگا گل یا سمن نہیں

اسکی خطا کے آج ہزاروں ثبوت ہیں
کل تک جسے سمجھتے رہے پرفتن نہیں

وہ ساکھ اپنے حسن کی آخر گرا گیا
جس پر ہمیں یقین تھا وہ دل شکن نہیں

جھومے نہ جس کی مست نگاہوں میں میکدہ
وہ پیکر شباب نہیں گل بدن نہیں

احساس اسکا مردہ ہے بے جان ہے ضمیر
جس آدمی کے دل میں خیال وطن نہیں

بکھری ہیں میری جیب کی ہر سمت دھجیاں
وہ پھر بھی کہہ رہے ہیں کہ دیوانہ پن نہیں

وہ آدمی ہے اپنے فرائض سے بے خبر
وہ جسکے دل میں جذبۂ حب وطن نہیں

حق گوئی کے چراغ کی لو اور تیز کر
روشن ابھی تو لائق دارورسن نہیں

محفل عشق

جہاں دیو انگان عشق کی محفل سجی ہوگی
عقیدت پھول کی ڈالی نچھاور کر رہی ہوگی

ترے گیسو کی خوشبو جس گلستاں کو ملی ہوگی
شمیم کیف پرور سے فضا اترا رہی ہوگی

ہم اس امید میں اس کی گلی میں آتے رہتے ہیں
کہ خود بین و خود آرا کی کبھی جلوہ گری ہوگی

غم دیر و حرم شیخ و برہمن کو مبارک ہو
میری منزل در محبوب کی وابستگی ہوگی

بچھا دو اے ستارو! اپنی آنکھیں انکی راہوں میں
وہ چہرہ جب دکھا دیں گے تمھیں شرمندگی ہوگی

کسے معلوم تھا روشن کہ وہ عالم بھی آئیگا
ہراک راہ محبت میں جنوں کی رہبری ہوگی

جلوۂ روئے زیبا

صبح حسن تمنا جو پایا کریں
شام غم کیوں نہ ہم بھول جایا کریں
ہم ہیں اہل وفا کوئی شکوہ نہیں
بے وفائی کے خنجر چلایا کریں
زلف پیچاں میں ہی قید کر کے سہی
جلوئے روئے زیبا دکھایا کریں
آرزو ہے کہ وہ نغمۂ زندگی
ساز غم پر مرے گنگنایا کریں
رک نہ جائے مرے دل کی دھڑکن کہیں
ناز سے یوں نہ وہ مسکرایا کریں
آئینہ دل کا پتھر سے مانوس ہے
شوق سے وہ ستم آزمایا کریں
منزل عشق کی روشنی کے لئے
کیوں نہ دل اپنا روشن جلایا کریں

(بشکریہ آکاش وانی گورکھپور)

چراغ وفا

اجڑا اجڑا سا ہے گھر کا آنگن ابھی
لالہ و گل سے خالی ہے گلشن ابھی

دل کو بہلائیں کب تک امیدوں پہ ہم
ہوسکی نہ سحر جلوہ افگن ابھی

گھر کی دہلیز پر کس نے یہ لکھ دیا
لگ رہا ہے سماں جیسے مدفن ابھی

کہدو برق وشرر سے نہ آئیں ادھر
نذر آتش ہوا ہے نشیمن ابھی

آنسوؤ بے سبب یوں نہ برسا کرو
بھیگا بھیگا سا ہے انکا دامن ابھی

شیشۂ دل پہ پتھر نہ برسایئے
رک نہ جائے کہیں دل کی دھڑکن ابھی

کھل گئے ان کے گیسو گھٹا چھا گئی
نورو نکہت کا برسے گا ساون ابھی

کتنے جھونکے چلے اور بگولے اٹھے
ہے سلامت مگر اپنا گلشن ابھی

بے وفائی کا الزام مجھکو نہ دو
ہے چراغ وفا دل میں روشن ابھی

(بشکریہ آکاش وانی گورکھپور)

تیرِ مژگاں

جب رقیبوں کی محفل میں جایا کریں — بے رخی سے نہ مجھکو ستایا کریں
کب تلک ہم تسلی پہ جیتے رہیں — کب تلک جانے وہ آزمایا کریں
میرا دل آپکا تختۂ مشق ہے — شوق سے تیرِ مژگاں چلایا کریں
دل شکستہ ہے فرقت کے صدمات سے — خواب میں ہی سہی ! آپ آیا کریں
دل ہمارا محبت کا ہے اک چمن — نفرتوں سے نہ اسکو جلایا کریں
اب تو پیارے تغافل کی حد ہوگئی — کچھ تو شرط محبت نبھایا کریں
خار نفرت سے زخمی ہے سارا جہاں — پھول الفت کے بھی کچھ کھلایا کریں
ظلم کی تیرگی جب بھی حد سے بڑھے — رحم کی شمع روشن جلایا کریں
دل میں کچھ ہے زباں پہ ہے کچھ آجکل — راز سب کو نہ اپنا بتایا کریں
جس نے روشن مقدر کو روشن کیا — جشن انکا نہ کیوں ہم منایا کریں

☆☆☆

اندازِ وفا

سنگ در جاناں پر سر اپنا جھکاتے ہیں
ہم اپنی محبت کو سجدوں سے سجاتے ہیں
ایثار کے گلشن میں غنچے بھی کھلاتے ہیں
ہم خون وفا دے کر مقتل بھی سجاتے ہیں
آشفتہ سری جن کی دنیا کو کھٹکتی ہے
وہ لوگ ہی جینے کے انداز سکھاتے ہیں
انداز وفا ایسا رکھتے ہیں چمن والے
پھولوں کی تمنا میں کانٹوں سے نبھاتے ہیں
ہم ساغر و مینا کے محتاج نہیں روشن
ساقی کی نگاہوں کو پیمانہ بناتے ہیں

(بشکریہ دوردرشن ٹی، وی)
شعری نشست

حقیقت بیانی

کسے جستجو تھی رہ زندگی میں | میں منزل رساں تھا تمھاری گلی میں
تھا بے چین دل ربط باہم سے پہلے | سکوں مل گیا اب تری عاشقی میں
فریب مسلسل کا عالم تو دیکھو | نشہ خود سری کا ہے ہر آدمی میں
تڑپ کر خود آئی ہے قدموں میں منزل | کشش خوب تر ہے تری رہبری میں
وہ شمع محبت کی کیا جانیں عظمت | ہیں محصور نفرت کی جو تیرگی میں
یہ اہل سخن کی ہدایت ہے روشن | حقیقت بیانی رہے شاعری میں

(آکاش وانی گورکھپور ۱۹۸۹ء)

☆☆☆

حسن و عشق

آب وگل کی پیکر میں ہو نہ گر وفا قائم
اعتبار کی کیسے ہوگی پھر فضا قائم

حسن کی جبینوں پر چار چاند لگ جائے
عشق کی لطافت کا گر ہو سلسہ قائم

وقت کی صلیبوں کو اب سجایا جائیگا
حسن و عشق میں ہوگا آج رابطہ قائم

نقش کج بدل ڈالو ہر بدی کچل ڈالو
کر دو فرش گیتی پر ایسا راستہ قائم

باغ آدمیت میں گل کھلیں مسرت کے
امن اور اخوت کی ہو اگر فضا قائم

آج بھی مسافر کے منزلیں قدم چومیں
آج بھی جو ہو جائے عزم و حوصلہ قائم

حاسدوں کو عبرت ہو چرخ محوِ حیرت ہو
کر دوائے وطن والو پرچم وفا قائم

راہ استقامت سے منزل صداقت تک
آج بھی حسینی ہیں اب بھی کربلا قائم

ہر گلی بنے گلشن ہر روش رہے روشن
جادہء محبت پر ہم رہیں سدا قائم

(آکاش وانی گورکھپور)

☆☆☆

اہل کرم کی شان

سایۂ گل بے جان نہیں ہے میرا چمن ویران نہیں ہے
مجھکو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے کوئی پہچان نہیں ہے
دل ہے اسکا پیار سے خالی جسم ہے گویا جان نہیں ہے
اپنے کرم پہ نازاں ہونا اہل کرم کی شان نہیں ہے
سن کے کسی کا جھوٹا وعدہ چپ رہنا آسان نہیں ہے
اپنے ہی در کا رکھے بھکاری اور کوئی ارمان نہیں ہے
درد نہیں ہے جس کے دل میں کامل وہ انسان نہیں ہے
کل جو کیا تھا عہد وفا کا آج تمھیں وہ دھیان نہیں ہے
یاد تمھاری دل سے بھلانا میرے لئے آسان نہیں ہے
آج بھی روشن میں ہوں زندہ انکا کم احسان نہیں ہے

☆☆☆

مصلحت کی دنیا

جو قصیدہ پڑھ رہے تھے مری پاک دوستی کا
مجھے آج دیر ہے ہیں وہ خطاب اجنبی کا

وہی بے رخی کا پتھر پڑا پھر اسی کے سر پر
جو پرندہ زخم خوردہ تھا شکار آپ ہی کا

کئی بار میں نے چاہا کروں عرض یہ حقیقت
کہ سکوں بھی مجھکو دینا یہ ہے کام آپ ہی کا

مرا آشیاں جلا کر کیا راستے کو روشن
یہ عجیب فلسفہ ہے تری شان رہبری کا

مجھے آزمالے ساقی ہوں تری رضا پہ راضی
نہ تو شکوۂ تغافل نہ گلا ہے تشنگی کا

مری آرزو کا قاتل مرے غم میں بھی ہے شامل
یہ ہے مصلحت کی دنیا یہاں کون ہے کسی کا

مرا گھر یہ میرا آنگن رہے کل بھی یوں ہی روشن
بھرے آرزو کا دامن پھلے باغ زندگی کا

(بشکریہ آل انڈیا ریڈیو گورکھپور)

☆☆☆

مُلک سے محبت

وطن کو حسیں سے حسیں تر بناؤ　　اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے

پیام امن کا ہر بشر کو سناؤ　　اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے

محبت نشان خلوص ووفا ہے　　محبت ہی زخم جگر کی دوا ہے

یہاں جذبۂ بغض ونفرت برا ہے　　محبت بڑوں کا طریقہ رہا ہے

بڑوں کے طریقے پر چلکر دکھاؤ　　اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے

چراغ محبت جلانا پڑے گا　　ہمیں دیش کو جگمگانا پڑیگا

سیہ چادروں کو ہٹانا پڑیگا　　جو سوتے ہیں انکو جگانا پڑیگا

اٹھو اپنی دھرتی کی سوگند کھاؤ　　اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے

زباں پہ رہے دوستی کا ترانہ　　محبت کے نغمے سدا گنگنانا

اہنسا کے پیغام کو تم سنانا　　عداوت کے جذبے کو دل سے مٹانا

غم امن کو تم گلے سے لگانا　　اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے

اجاگر کرو عظمتوں کے نشاں کو　　سبق دوستی کا سکھادو جہاں کو

بچاؤ عداوت سے اس گلستاں کو　　نہ آنے دو گلشن میں دور خزاں کو

محبت کے پھولوں سے اسکو سجاؤ　　اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے

ہیں بھارت کے ذرے گگن کے ستارے　　ہر اک سمت کشمیر جیسے نظارے

نسیم سحر اسکی زلفیں سنوارے　　وفور محبت ہے دامن پسارے

جلاؤ چراغ ایکتا کے جلاؤ　　اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے

جواں عزم ہمت عزیمت شجاعت ، عمل اور کردار میں استقامت
محبت مروت اخوت شرافت وطن پروری کی یہ سچی علامت
یہ انمول موتی ہیں مالا بناؤ اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے
تمنا ہے بر آئے ہر دل کی حسرت نئی صبح لائے پیام مسرت
بنے یہ چمن وادیء امن وراحت رہے نام روشن پھلے پھولے بھارت
ترنگا کا پرچم گگن پر اڑاؤ اگر ملک سے کچھ محبت تمھیں ہے

(نشر: آکاش وانی گورکھپور)

بزم ہستی

عرش رفعت کا ہے تاجور آدمی
ساری مخلوق کا راہبر آدمی

رقص کرتی ہے صبح بہار چمن
دیکھکر تیرا علم وہنر آدمی

رنج وغم میں مسرت کا پیغام دے
نغمہ خواں دہر میں ہو اگر آدمی

مقصد زیست سے اب تو غافل نہ ہو
زندگی ہے بہت مختصر آدمی

لذت درد وغم کی اسے کیا خبر
عشق سے گر نہیں باخبر آدمی

جلوہ گر بزم ہستی میں ہو اسطرح
جو بھی دیکھے وہ جائے سنور آدمی

اپنے منصب کو جیسے سمجھتا نہیں
مارا پھرتا ہے یوں دربدر آدمی

تیری محتاج ہے آج ہر ایک شئے
چشم لطف وکرم ہو ادھر آدمی

ذرہ ذرہ میں دنیا کے ہیں ضوفگن
تیری خاطر یہ شمس وقمر آدمی

علم وتہذیب سے آگہی جب نہیں
شکل انساں میں ہے جانور آدمی

پیکر حسن واخلاق روشن جو ہے
ہے وہی اصل میں دیدہ ور آدمی

(آکاش وانی گورکھپور)

صحن گلستاں

اعلان کو بکا ہے تری بے وفائی کا
لیکن ہمیں مجال نہیں لب کشائی کا

میرے لہو سے صحن گلستاں ہے لالہ زار
الزام مجھ پہ پھر بھی ہے نا آشنائی کا

گم کردہ راہ کیسے بنیں میر کارواں
پائیں لقب وہ کیسے بھلا رہنمائی کا

مدت ہوئی وہ آئے تھے اک بار اس طرف
ذروں پہ ہے اثر ابھی جلوہ نمائی کا

روشن خیال جنکو سمجھتے تھے اہل بزم
تنہائیوں میں نکلا وہ پتلا برائی کا

☆☆☆

نظر سے وار

جان و دل نثار کیجئے تب کسی سے پیار کیجئے

زخم دل کے ہوں لہو لہو یوں نظر سے وار کیجئے

بنکے پیکر وفا ذرا عشق با وقار کیجئے

بارگاہ حسن ہے قریب خود کو خاکسار کیجئے

ہے یقین وہ آئیں گے ضرور دل نہ بیقرار کیجئے

نگہہ التفات کے لئے کچھ تو انتظار کیجئے

دامن وفا ہے قیمتی یوں نہ تار تار کیجئے

روشن آپ کا ہے جاں نثار اس پہ اعتبار کیجئے

جان کرم

ناز و ادا سے جلوہ دکھا کر چلے گئے
ہوش و خرد پہ برق گرا کر چلے گئے

دل میرا چھین کر وہ سرراہ ایک دن
صد حیف ہے نگاہ چرا کر چلے گئے

کل رات بزم شوق میں پروانے بے شمار
شمع پہ اپنی جان لٹا کر چلے گئے

ان کی گلی میں اہل جنوں خیریت کے ساتھ
ہر سو صدائے شوق سنا کر چلے گئے

جان کرم سمجھتا رہا جنکو آج تک
میرے دل حزیں کو دُکھا کر چلے گئے

شکوہ نہیں ہے عرض ہے اک بد نصیب کی
کیوں میری انجمن میں وہ آکر چلے گئے

روشن جنہیں سمجھتا رہا بے نیاز غم
راہ وفا میں نقش بنا کر چلے گئے

فیضِ تصور

اس ماہ وش کے چہرے کی اللہ رے چمک
روئے زمیں سے جلوۂ رنگیں ہے تا فلک
پڑ جاتی دو جہان کے آئینہ میں شکن
وہ ماہ رو جو اپنی دکھا دیتا اک جھلک
پیش نگاہ آج تصور نے کر دیا
وہ شکل جو نگاہوں سے اوجھل تھی آج تک
کل کا جو وعدہ کرتے ہو اتنا بھی سوچ لو
پیمانہ زندگی کا نہ جائے کہیں چھلک
روشن کہو یہ کس کے تصور کا فیض ہے
یہ غمزدہ نگاہ یہ بھیگی ہوئی پلک

(آکاش وانی گورکھپور سے)

☆☆☆

در و بام ہو گئے روشن

جو ہوتا رنگ حقیقت مرے فسانے میں
مرے خلوص کا ہوتا بیاں زمانے میں

نہ جانے کیسا بہاروں نے گل کھلایا ہے
کہ سہمے سہمے عنادل ہیں آشیانے میں

جو تیری زلفوں کے سائے سے ہو گیا محروم
پناہ پا نہ سکا عمر بھر زمانے میں

گنوا نہ بیٹھے کوئی بادہ خوار اپنے ہوش
یہ احتیاط وہ رکھتے ہیں مے پلانے میں

یہ کس کے دم سے در و بام ہو گئے روشن
یہ کون آگیا سج کر غریب خانے میں

☆☆☆

آپ کا محبوب ترین کتابوں کا مرکزی ادارہ
اشرفی کتاب گھر
تحصیل روڈ الوا بازار، سدھارتھ نگر
ہمارے یہاں اردو، ہندی، عربی، فارسی، انگریزی
قرآن شریف ماہنامہ درسی اور غیر درسی کتابیں وغیرہ ہمہ وقت دستیاب
ہیں ایک بار خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔ ہم پہلی فرصت میں
آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔
آرڈر بھیجتے وقت قیمت کا چوتھائی حصہ ڈرافٹ یا منی آرڈر
سے روانہ ضرور کریں۔
پتہ
اشرفی کتاب گھر تحصیل روڈ الوا بازار ضلع سدھارتھ نگر
یوپی۔ پن ۲۷۲۱۹۲۔ فون نمبر 231596 — 05541

ہماری مطبوعات

اسمائے کتب	قیمت	اسمائے کتب	قیمت	اسمائے کتب	قیمت
تعمیر ادب قاعدہ اصلاح شدہ	۲/-	محاسن الادب	۱۵/-	بھیگی پلکوں کا بوجھ	۳۵/-
تعمیر ادب اول "	۳/-	باکورۃ الادب	۱۰/-	آئینہ تاریخ حضرت آدم سے محسن اعظم تک	۲۰/-
تعمیر ادب دوم "	۴/-	گلزار دبستاں	۱۲/-		
تعمیر ادب سوم "	۶/-	امین النحو	۱۰/-	تاریخ گنبد خضرا	۹۰/-
تعمیر ادب چہارم "	۸/-	امین الصرف	۱۰/-	نورانی محفل (اناؤنسری)	۶/-
تعمیر ادب پنجم "	۹/-	امین الصیغہ شرح علم الصیغہ	۳۰/-	بارش رحمت	۸/-
تعمیر قواعد اول	۶/-	فارسی کی پہلی	۸/-	نغمات حیدر	۶/-
تعمیر قواعد دوم	۸/-	فارسی کی دوسری	۱۲/-	انتخاب اعلیحضرت	۱۰/-
امداد القواعد اول	۶/-	تسہیل المصادر	۸/-	رنگین اٹیلس	۵/-
امداد القواعد دوم	۱۰/-	اصول حدیث	۳/-	کیفی پہاڑہ	۲/-
رہنمائے طب اول	۲۵/-	غم گسار تلخیص باغ و بہار	۵/-	یسرنا القرآن خورد	۲/-
رہنمائے طب دوم	۵۰/-	مصباح التجوید	۵/-	یسرنا القرآن کلاں مجلد	۵/-
جواہر المنطق	۲۵/-	معرفۃ التجوید	۳/-	نورانی گلدستہ	۲۵/-
عروس الادب	۲۵/-	اصطلاحات جغرافیہ	۴/-	رجسٹر حاضری طلبہ	۲۰/-
تلخیص الاعراب	۱۵/-	ہمارا جغرافیہ سدھارتھ نگر	۸/-	جغرافیہ ضلع گونڈہ	۱۴/-
فیض الادب اول	۱۵/-	ہمارا صوبہ اترپردیش	۱۲/-	شرح قصیدہ بردہ شریف	۳۰/-
فیض الادب دوم	۲۰/-	اردو خطوط نویسی	۸/-	آسان تقریریں (اول)	۱۰/-
مصباح الادب شرح فیض الادب اول	۲۵/-	آئینہ تصوف	۳۰/-	آسان تقریریں (دوم)	۱۵/-
نور الادب شرح فیض الادب دوم	۳۵/-	معراج کرم	۲۵/-	نکہت گل	۸/-
ازہار العرب	۱۲/-	رسول اعظم اغیار کی نظر میں	۲۵/-	گل طیبہ	۸/-
تیسیر المبتدی	۶/-	حرمین شریفین اور نجدی	۱۵/-	سوانح سید سالار مسعود غازی	۴۵/-
		شمع خطابت	۲۵/-	بزم نور (اناؤنسری)	۱۰/-
		بزم خطابت	۲۵/-		

مکتبہ قادریہ اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

MAKTABA QUADRIA

Itwa Bazar, Dist. Siddharth Nagar (U.P.), Ph. 05541-231317

MAHEKTE PHOOL NAAT-E-RASOOL

writer
ROSHAN BASTAVI
At-Po. Bhadokhar Bazar, Via. Itwa Distt. Siddharth Nagar (U.P.) 272192
Ph. (P.P.) 05541-231748,.231749